الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

ضمیمہ درس قرآن ۔ (پیشگی چار روپے)

(جلد ۱۰) ۲۴۔ جمادی الاول ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۲ جون ۱۹۱۱ء مطابق ۹ ہاڑ ۱۹۶۸ (نمبر ۳۴)

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہٗ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

حضرت امیر المومنین کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے آپ کا آج کل یہ معمول ہے۔ کہ صبح بعد از نماز درس قرآن دیتے ہیں۔ پھر بیماروں کو دیکھتے ہیں۔ پھر تفسیر جلالین پڑھاتے ہیں اس کے بعد ادبیات کا درس ہوتا ہے۔ پھر اصول فقہ کی کتابیں پڑھاتے ہیں۔ پھر ظہر کے بعد مسلم شریف اس کے بعد کچھ اپنا مطالعہ کتب ہوتا ہے۔ شام کے بعد طب پڑھاتے ہیں۔ باوجود اس درجہ ضعف ونقاہت کے یہ ایثار یہ محنت نوجوانان قوم کے لئے سبق آموز ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی عمر و عافیت میں برکت ڈالے اور اس مبارک وجود کے فیوض سے ہم کو متمتع کرے۔

بورڈنگ ہوس تعلیم الاسلام ہائی سکول کے برآمدوں کی چھت اور شرقی حصہ ابھی باقی ہے۔ احباب کو عمارت فنڈ کے متعلق اپنے وعدے جلد پورے کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ یہاں کے دوستوں نے بھی ایک ایک مہینے کی تنخواہ یا آمدنی دینے کا انتظام کیا ہے۔ صاحبزادہ محمود احمد صاحب ڈلہوزی سے جلد واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اور اہل بیت نبوی بخیر و عافیت ہیں۔

خطبہ جمعہ
۹۔ جون ۱۱ء

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَان میں بڑے ارادے سے آیا ہوں۔ بڑے اخلاص کے ساتھ دردمند دل سے کے یہاں کھڑا ہوں ایک طرف پاؤں مضبوطی سے کھڑا نہیں ہوتا۔ دوسری طرف بات کہنے کو جی چاہتا ہے۔ بیماری میں ساتواں مہینہ ختم ہونے کو ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے زبان کو محفوظ رکھا ہے۔ بہکی بہکی باتیں کبھی نہیں کیں۔ ڈاکٹروں سے پوچھا ہے انھوں نے شہادت دی ہے کہ کلورا فارم سونگھنے کی حالت میں بھی کوئی بہکی بات میرے مونھ سے نہیں نکلی۔ پس اس وقت تک بقائمی ہوش و حواس تمہیں چند باتیں کہتا ہوں جو تم سے مان لیگا۔ اس کا بھلا ہوگا اور جو نہ مانیگا۔ اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْل۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انصاف کرو تم میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو چاہتا ہے یا پسند کرتا ہے کہ مجھے کوئی گالی دے یا میری کوئی ہتک کرے یا میرے ننگ و ناموس میں فرق ڈالے یا نقصان کرے یا بدی سے پیش آئے یا تحقیر کرے میرا ملازم سستی سے کام کرے جب تم نہیں چاہتے۔ تو کیا یہ انصاف ہے کہ تم کسی کا مال ضائع کرو یا کسی کی ملازمت میں سستی کرو یا کسی کو نقصان پہونچاؤ۔ یا کسی کے لڑکے یا لڑکی کو بدنظری سے دیکھو۔ تم عدل سے کام لو اور وہ سلوک کسی سے نہ کرو جو خود اپنے آپ سے نہیں چاہتے۔ اسی طرح جس سے پانچ دس روپے تنخواہ لیتے ہو اس کی فرمانبرداری کرتے ہو پس جس نے آنکھیں دیں جن سے ہم دیکھتے ہیں کان دئے جن سے ہم سنتے ہیں۔ زبان دی جن سے ہم بولتے ہیں۔ ناک دیا۔ پاؤں دئے جن سے ہم چلتے ہیں۔ عقل فہم فراست دی۔ اِتنے بڑے محسن۔ اِتنے بڑے مُربّی۔ اِتنے بڑے خالق رازق کی نافرمانی کریں تو کیا یہ عدل ہے۔ بس میں تمہیں یہی چھوٹا سا فقرہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْل سنانے آیا ہوں۔ اور میں تمہیں دوسری دفعہ تیسری دفعہ چوتھی دفعہ تاکید کرتا ہوں کہ خدا کے معاملہ میں دنیا کے معاملہ میں اپنے معاملہ میں غیروں کے معاملہ میں عدل سے کام لو۔ پھر اس سے ترقی کرو اور مخلوق الٰہی سے احسان کے ساتھ پیش آؤ۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا مطالعہ کر کے اس کی فرمانبرداری میں بڑھو۔ حلال روزی کماؤ۔ حرام خوری سے نیکی کی توفیق نہیں ملتی۔ شاہ عبد القادر صاحب اپنا جوتا جامع مسجد کے باہر اتارا کرتے اور شاہ رفیع الدین اندر لیجاتے پھر بھی ضائع ہو جاتا۔ شاہ عبد القادر صاحب نے بتایا کہ ہم باہر جوتا اتار کر یہ نیت کر لیتے ہیں کہ جو اٹھائے اس کیلئے حلال۔ چونکہ چور کم بخت کے نصیب میں رزق حلال نہیں اِسلئے اُسے اُٹھانے کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ غرض اکل مال بالباطل نہ کرو اور بیویوں سے احسان کے ساتھ پیش آؤ۔ بیوی بچوں کے جننے اور پالنے میں سخت تکلیف اُٹھاتی ہے۔ مرد کو اس کا ہزارواں حصہ بھی اس بارے میں تکلیف نہیں ان کے حقوق کی نگہداشت کرو۔ وَلَہُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْہِنَّ ان کے قصوروں سے چشم پوشی کرو۔ اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر بدلہ دیگا۔

دوسرے خطبہ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بےحیائیوں سے اور ان امور سے جن سے دوسرے کو تکلیف پہونچے اور وہ منع کرے یا شریعت منع کرے اور بغاوت کی راہوں پر چلنے سے منع کرتا ہے وہ سُننا کس کام کا جس کے ساتھ عمل نہ ہو۔ سنو۔ دل کو اس کے ساتھ حاضر کرو (القی السمع وھو شہید) اور پھر اس پر عمل کرو۔ اگر عمل

(بدر پریس قادیان دار الامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر، پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

(کتبہ محمد حسین)

حضرت خواجہ صاحب کے کارنامے

خواجہ کمال الدین صاحب کو اللہ تعالے جزائے خیر دے کہ وہ آئے دن بہت سا حرج اور خرچ برداشت کر کے مختلف مقامات کو لکچر دینے کے واسطے تشریف لے جاتے ہین ان کی فصاحت اور بلاغت کا ایسا سکہ جما ہے اور ان کی امن پھیلانے والی کلام ایسی پُرتاثیر ثابت ہوئی ہے کہ مسلمان کیا ہندو بھی ہر جگہ خواہش کرتے ہین کہ خواجہ صاحب کا لکچر ان کے شہر مین ہو۔ عموماً ہر شہر مین احمدیون کی بات سننا بھی ان کے ہموطن بسبب اندھاپن کے تعصب کے گوارا نہین کرتے اور ہمارے احمدیون کی وہ خوبیان بھی جو دین اسلام کی اشاعت کے واسطے خدا تعالےٰ نے ان مین رکھی ہین۔ ایک حد تک مخفی رہتی ہین۔ مگر چونکہ جناب خواجہ صاحب اپنے لیکچرون کے دورہ مین اشاعت احمدیت کے مقصد سے الگ رہتے ہین۔ اس واسطے غیر احمدی ان کی بات کو بے تعصبی سے سُن سکتے ہین اور رفتہ رفتہ انہین اس امر کی طرف راہنمائی ہوتی ہے۔ کہ جو قدرت اور طاقت اسلام کی حمایت کے واسطے اور کلام پاک کے فہم کے لئے اللہ تعالےٰ نے احمدیون کو دی ہے اس مین ضرور کوئی خاص راز ہے۔ ان دنون مین خواجہ صاحب موصوف کے لیکچر تین جگہ ہوئے ہین۔

(۱) آگرہ مین وہان کی انجمن ہدایت الاسلام نے خواجہ صاحب کو لیکچر دینے کے واسطے بُلایا تھا۔ وہان جو قبولیت خواجہ صاحب کی تقریر کو ہوئی اور جس قدر نیک اثر اہل آگرہ پر ہوا اور اسلام کے متعلق اون کے ایمانون مین پختگی ہوئی اس کی کیفیت بر موقعہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بھی دیکھ اور سُن لی ہوگی۔

(۲) اس کے بعد جلسہ یونیورسٹی کی تقریب پر خواجہ صاحب کے لیکچر کپورتھلہ مین بھی ہوئے جن مین سے دوسرے لیکچر مین خواجہ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کا بھی تھوڑا سا ذکر کیا۔ اور جو کچھ کہا۔ وہ ایسے عمدہ پیرایہ مین کہ مخالفین اون کے طرز تبلیغ کے ثنا خوان ہوئے۔ چنانچہ ایک صاحب میان عبدالحمید خان صاحب صدر قانون گوئی نے اس خوشی مین مبلغ صہ مدرسہ احمدیہ کو دئے جو خواجہ صاحب کی معرفت یہان وصُول ہو گئے ہین۔

(۳) تیسرا لیکچر امرتسر مین ہوا۔ اُسے بھی سامعین نے محویت کے ساتھ سُنا۔ کپورتھلہ والے لیکچر کے متعلق جو رپورٹ اخبار زمیندار نے لکھی ہے اس کا اقتباس ہم ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج ذیل کرتے ہین۔

"اس کے بعد خواجہ کمال الدین صاحب کا لکچر ہوا۔ خواجہ صاحب کا لکچر معلومات کا ایک گنجینہ ہوتا ہے اور چونکہ وہ آیات قرآنی اور احادیث نبوی کی چاشنی سے اپنی فلسفیانہ تقریر کو مسلمانون کے کام و زبان کے لئے مرغوب بنانے کا فن خوب جانتے ہین اسلئے سننے والون کو ان کی تقریرون مین ایک خاص لطف آتا ہے اس موقع پر بھی ان کی تقریر ایک گھنٹہ تک کانون سے دماغ اور دماغ سے دل مین اُترتی رہی۔ قل رب زدنی علما اطلبوا العلم ولو کان بالصین - العلم علمان علم الابدان و علم الادیان اور طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة کی تفسیر و تصریح انہون نے جس بلیغ طریقے پر کر کے یہ ثابت کیا کہ علم اسلام کی گھٹی مین پڑا ہوا ہے اور دینی و دنیوی ضروریات کی ہر شق کو اپنے دامن مین سمیٹے ہوئے ہے۔ ...... وہ انہین کا حصہ ہے" (زمیندار)

مفت!

مین نے اپنا لکچر کفارہ سرکاری درسی کتابون کے طرز خط اور تقطیع پر ایک ہزار چھپوایا ہے تاکہ عیسائی صاحبان کے درمیان مفت تقسیم کیا جاوے۔ عیسائی صاحبان کے بہت سے ایڈریس ہمارے پاس محفوظ ہین۔ جن کو ہم یہان سے براہ راست روانہ کرین گے اور کچھ جلدین مختلف شہرون کے احمدی احباب کو روانہ کی گئی ہین کہ وہان کے دیسی عیسائیون مین تقسیم کرین۔ ان کے علاوہ جو صاحب منگوانا چاہین عیسائی یا غیر عیسائی ان کی طرف سے صرف کارڈ آنے پر بذریعہ بُک پیکٹ روانہ کیا جاوے گا۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر۔ قادیان (گورداسپور)

ریویو

اخلاق سکندری یہ کتاب اس غرض سے تصنیف کی گئی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری اور اطاعت شعاری کی ضرورت کو صاف اور واضح الفاظ مین عوام کے ذہن نشین کرایا جاوے۔ آنارکزم کی تاریخ مدرسون کی نج کی ڈیوٹی۔ دلیش بھگتی۔ چین کے مسلمان۔ اور بُدھ مذہب کی حکومت۔ یہ اس کتاب کے مضامین سے بطور نمونہ ہین یہ کتاب بالخصوص طلبا کے پڑھنے کے واسطے ازحد مفید ہے۔ عبارت شستہ بامحاورہ اور سلیس ہے۔ ہم بڑے زور سے سفارش کرتے ہین کہ محکمہ تعلیم اس کتاب کو سرکاری کورس مین داخل کرے اور سردست اس کا ایک ایک نسخہ ہر ایک مدرسہ شہری و دیہاتی مین رکھا جاوے۔ تاکہ سٹوڈنٹس کی جڑھ ہند سے اُکھڑ جاوے یہ کتاب اس کے مُصنف منشی سکندر خان صاحب مدرس ایم - بی اسکول شاہ عالمی دروازہ لاہور سے بقیمت ۸ر مل سکتی ہے۔

بھارت بر کھش دہرم پال کو کون نہین جانتا جس کا نام آتما شیطان کی طرح مشہور ہے اور جس کے شیطانی کارنامون سے خود آریہ کے لیڈر فریاد مچا رہے ہین اسلام کے برخلاف جس گندہ دہانی سے اس شخص نے کام لیا ہے۔ شائد کسی نے لیا ہو گا۔ اس پال کی تصنیف نخل اسلام کا جواب منشی حسین بخش صاحب دبیر انجمن اسلامیہ بٹالہ ضلع گورداسپور نے لکھا ہے اور نہائت شائستگی کے ساتھ نخل پال کی بوسیدگی کا اظہار کیا ہے۔ اسلام کی خوبیون کو بڑی عمدگی سے دکھایا ہے معقول دلائل کے ساتھ آرین پال کے اعتراضات کو رد کیا ہے۔ کتاب بہت محنت سے لکھی گئی ہے۔ ایک احمدی اخبار اس کتاب کی تعریف مین اس سے بڑھ کر اور کیا لکھ سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ؑ نے اس کتاب کو پسند فرمایا ہے اور اس کی تعریف کی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۸ر۔ صاحب مصنف سے مل سکتی ہے۔ (دفتر بدر مین نہین ملتی)

شیخ غلام احمد صاحب فرماتے ہین جہلم مین پانچ وعظ کئے موقعہ ملا اور عوام الناس نے دلچسپی سے سُنا اور تین آدمی جو کہ سخت مخالف تھے۔ حضور کی بیعت مین داخل ہوئے اور چندہ کی بھی معقول رقم وصُول ہوئی۔ جو کہ دفتر محاسب مین روانہ کی گئی ہے۔ ۱۰ جون کو جہلم سے میرپور کی طرف روانہ ہوا تھا۔ گرمی نہائت سخت پڑتی ہے اور پونچھ جانے کے لئے سواری بھی بالکل نہین ملی۔ اس لئے بنگیال سے واپس جہلم ہو کر سہالہ اسٹیشن کے راستے پونچھ کی طرف روانہ ہونگا۔

رسید مبلغ آٹھ روپے آٹھ آنے از جانب ولیداد خان صاحب بنگلہ کوٹ خدایار یکہ راجپوت ننڈ معرفت حضرت خلیفۃ المسیح دفتر محاسب صدر انجمن مین وصول ہوئے۔

۶ جون سنہ ۱۹۱۱ کو غالباً کسی احمدی بھائی کی ملک وال جنکشن پر تین چیزین (تولیہ۔ رسالہ احمدی اور تفسیر القرآن) رہ گئی ہین۔ جنہین برادر ایوب احمد صاحب نے دفتر بدر قادیان مین پہونچا دیا ہے جس کی ہون منگوالین

رسید زر

(۱۳ - مئی سنہ ۱۹۱۱ء)

عباس علی شاہ صاحب ۲۵۰۰ ع + فیض احمد صاحب ۲۴۴۳ سے ر

کلامِ امیر رضہ

۷ جون ۱۹۱۱ء - بدھ - سلامٌ علیکم بما صبرتم
فرمایا - صبر دو قسم ہے - (۱) صبر علی الاطاعۃ - یعنی اطاعت الٰہی پر استقلال سے مداومت - حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں - احب الاعمال الی اللہ ادومہا - بہت پسندیدہ عمل بارگاہ ایزدی (۲) صبر عن المعصیۃ - بدی سے باوجود بدی کے اسباب بہم پہونچنے کے رُکے رہنا -

اقاموا الصلوٰۃ - وقت پر ٹھہر کر خشوع و خضوع سے جماعت کے ساتھ پڑھنا - اقامت صلوٰۃ ہے -

یدرؤن السیئۃ بالحسنۃ - بدیاں انسان کے اندر ہوں یا بیوی بچوں میں یا محلہ میں یا شہر میں یا ملک میں سب کو کسی عمدہ تدبیر سے دفع کرنے کی کوشش مؤمن کا فرض ہے - نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اخلاق کو کہاں تک سنوارا - کہ انک لعلی خلق عظیم اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - پھر انسان کے اندر جھوٹ فریب - دغا - کینہ - بغض - طمع - سستی - تکبر - بڑائی - یہ سب بیماریاں ہیں - ان کو دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے -

عورتوں کے بارے میں مردوں کو فرمایا - قوامون علی النسا پس مردوں کا فرض ہے کہ ان کی تادیب و اصلاح کریں - نیک معاشرت رکھیں - رفق و مدارات سے پیش آئیں - بچوں میں بد عادتیں نہ پڑنے دیں اگر ہوں تو دُور کرنے کی سعی کریں - محلہ میں شہر میں جو بدعادات اور رسومات رواج پذیر ہوں ان کو دُور کرنے کی کوشش کریں اور ان سب کے لئے عمدہ عمدہ تدابیر سوچتے رہیں - ہر مؤمن اپنے نفس سے سوال کرے کہ اس نے کسی بدی کا اپنے نفس یا اپنے گھر میں یا اپنے محلہ یا اپنے شہر یا اپنے ملک سے قلع قمع کیا ہے؟

بدیاں انسان زیادہ تر حصول رزق کے لئے کرتا ہے - فرمایا بسط رزق تو اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے -

فرمایا - میں جوان سے بوڑھا ہوا - سرد و گرم زمانے کا دیکھا کبھی نیکی کا نتیجہ بُرا نہیں دیکھا بلکہ خدا تعالےٰ تو نیک کی اولاد کو بھی ضائع نہیں کرتا تم جھوٹ نہ بولو - بدظنیاں چھوڑ دو - بُری صحبتوں سے کنارہ کش ہو جاؤ - اور اسے ادنے انعمت خدا کی شکریہ کے ساتھ قبول کرو - بدیوں سے بچتے رہو - نیکیوں پر دوام کرو - نمازیں سنوار کر پڑھو - ہم تو چند روز کے مہمان ہیں - روز بروز مرنے کی تیاری ہے - ممکن ہے اگر تم کوشش کرو - تو خدا کے فضل سے ہماری رُوح تمہاری طرف سے خوش جائے - حوالہ بخدا -

۸ جون ۱۹۱۱ء - (جمعرات) فرمایا - خوش قسمت اور سعید انسان کے واسطے تو ایک کلمۂ حکمت ہی موجب ہدایت ہو جاتا ہے ایک قوم کی طرف سے ایک شخص دریافت حال و تحقیق کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں آیا اس وقت آپ فرما رہے تھے - کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر - یہ سنتے ہی اپنی قوم کی طرف لوٹ گیا اور کہا کہ سب ایمان لاؤ - انھوں نے وجہ پوچھی - تو کہنے لگا پسندیدہ سے پسندیدہ باتوں کا حکم کرتا اور بدیوں سے روکتا ہے بس نہیں اور کیا چاہیئے - بدقسمت اور شقی انسان کے لئے سارا قرآن مجید بھی موجب ضلالت ہو جاتا ہے - تعجب آتا ہے کہ بعض لوگ مسلمان - مؤمن - احمدی کہلاتے ہیں پھر فریب - دغا - چوری - جھوٹ - کینہ بغض - بدظنی - ناجائز کمائی نہیں چھوڑتے - اللہ ہدایت بخشے -

فرمایا - سچے کی نشانی یہ ہے کہ جو بات سچی اور بھلی ہو اس کے کرنے کے لئے تاکید کرے اور اللہ کی نصرت شامل حال ہو اور دشمنوں کی تباہی ہوتی جائے -

فرمایا - مؤمن ذکر اللہ میں اطمینان پاتا ہے - لا الٰہ الا اللہ الحمد شریف - استغفار - یہ سب ذکر اللہ ہے - فرمایا - قرآن کا پڑھنا پڑھانا - سمجھانا پھر قوم میں ایسی رُوح پیدا کر دینا کہ وہ عمل کر کے مزکّی و مطہر بن جاوے - یہ مجدد کا کام ہے -

فرمایا - علیہ توکلت - اگر مسلمان صرف اسی آیۃ کے ٹکڑے پر عمل شروع کر دیں تو سب بدیاں ان سے دور ہو جائیں جسے اپنے مولیٰ پر توکل ہو اسے کیا ضرورت ہے کہ فریب کرے - دغا دے - تکبر کرے - لڑائی کرے - دین میں سست ہو چوری سے مال لے - فرمایا - ولو ان قراٰناً سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی - بل للہ الامر جمیعاً کے معنے بالکل صاف ہیں - لو ان قرآناً جملہ شرط ہے - اور لفعل بھذا القرآن جزا محذوف ہے اور سیرت بہ الجبال کے معنے ہیں سیرت القرآن بالجبال - جیسے مفاتحہ لتنوء بالعصبۃ کے معنے ہیں کہ اس کے مفاتح سے ایک جماعت تھک جاتی نہ یہ کہ مفاتح تھک جاتیں - جیسا کہ ظاہری ترکیب سے معنے معلوم ہوتے ہیں - اسی طرح ایک شعر ہے - فلما اجزنا ساحۃ الحی وانتحی بنا بطن خبت ذی حقاف عقنقل - وانتحی بنا کے معنے ہیں ایک طرف کر دیا ہم کو ریت کے ٹیلے نے حالانکہ ریت کے ٹیلہ نے برطرف نہیں کیا بلکہ وہ لوگ ریت کے ٹیلہ سے الگ ہو گئے - پس قرآن سے پہاڑ چلائے گئے اور زمین کاٹی گئی مراد نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ قرآن پہاڑوں میں چلا جاوے یعنی پہاڑی لوگوں اور بڑے بڑے امراء تک پہونچ جاوے اور زمین کے دُور دراز علاقوں میں پہونچ جائے اور رُوحانی مُردے کلام کرنے لگیں - بلکہ اللہ کی حکومت ہو جاوے (حصول سلطنت) - لفعل ھذا الامور بقرآن لفعل بھذا القرآن - یعنے مندرجہ بالا امور - اگر کسی قرآن سے ہوتے ہیں تو وہی یہی قرآن ہے - چنانچہ قرآن تمام روئے زمین پر پھیل گیا - روحانی مردے زندہ ہوئے عرب میں بلکہ دور دور تک اسلامی سلطنت ہو گئی -

فرمایا - علیہ الناس جمیعاً - فرما کر ایک طرف مومنوں کو بشارت دی کہ تمام عرب مسلمان ہو جائیگا اور دوسری طرف او تحل قریباً من دارھم سے بتایا کہ کفار مصیبتوں میں گرفتار رہینگے - یہاں تک کہ تو اے نبی ان کے گھروں کے قریب نازل ہوگا چنانچہ فتح مکہ کے دن ایسا ہی ہوا -

فرمایا - جھوٹ نہ بولو - ناجائز کمائی چھوڑ دو - برکت والی غذا حلال کی کمائی سے حاصل ہوگی اس کے کھانے سے برکت ملیگی خدا کی کتاب کا فہم آئیگا - نیکیوں کی توفیق ملیگی - حرام خوری سے نیکیوں کی توفیق چھینی جاتی ہے - انبیاء کا مذہب اختیار کرو - یطعمنی و یسقینی و اذا مرضت فھو یشفین - وہی کھلاتا ہے وہی پلاتا ہے جب اپنی غلطی سے مریض ہوں تو شفا بھی وہی دیتا ہے -

اس تذکرہ پر کہ مسلمان درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن مجید کے چھاپنے کا حق صرف مسلمانوں کے لئے ہو فرمایا مسلمان اگر ہمت سے کام لینے والے ہوتے اور وہ خدا کے ہو جاتے تو انہیں یہ مشکلات کیوں پیش آتے گورنمنٹ کو کیا پڑی ہے کہ وہ دوسروں کو نہ چھاپنے پر مجبور کرے - پنجاب - ہندوستان میں جو قرآن چھپوائے ہیں پہلے کوئی ان میں سے صحیح تو دکھاؤ - کسی کا کاغذ خراب ہے - کسی کی چھپوائی خراب ہے - کوئی غلطیوں سے پُر ہے - نہ ان کے پاس روپیہ ہے - نہ ہمت نہ استقلال - حضرت مرزا نے کیا سچ کہا ہے - ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے پاک بندوں کو

یہ پاک بندے بنتے تو ضائع کیوں ہوتے انہوں نے قرآن کو چھوڑا تو خدا نے اشاعت کی خدمت دوسروں کے سپرد کر دی -

---

درخواست دُعا - سید محمد عبد الحق صاحب ملہرا سے احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ بیماری سے شفاء - فارغ البالی توفیق اعمال حسنہ کے واسطے صاحبان دل توجہ دُعا کریں -

---

اسوۂ حسنہ الموسوم بہ زندہ اور کامل نبی - یعنے وہ لیکچر جو محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علی گڑھ میں جناب خواجہ صاحب بی - اے - ایل - ایل بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب لاہور نے ۵ - دسمبر ۱۹۱۰ء کو دیا تھا - نہایت عمدہ کاغذ پر خوشنما چھپوایا گیا ہے - قیمت صرف [illegible] آنے ہے - اکٹھا خرید کر مفت تقسیم کرنے والوں کو اور بھی رعائت دیجاوے - گی - مذکور بالا پتہ پر خواجہ صاحب سے مل سکتا ہے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الہامی کتاب کی غرض و غائت

(ھدیً للمتقین)

میں نے بڑی حیرت و استعجاب سے آریہ صاحبان کو فخر کرتے دیکھا اور سُنا ہے کہ ہمارے ویدوں میں سے ہی کل موجودہ سائنس نکلے ہیں۔ ہائیڈروجن گیس کا بھی ذکر ہے یا ریل اور تار برقی کا بھی بیان ہے وغیرہ وغیرہ۔ پھر اسی سے یہ نتیجہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ گویا یہ ان کے الہامی ہونے کی دلیل نہیں اور نیز یہ کہ یہ باتیں بطور پیشین گوئیوں کے نہیں ہیں بلکہ آریہ قوم میں قدیم الایام میں یہ سب چیزیں موجود تھیں اور گویا ان سب باتوں کے موجد آریہ صاحبان ہی ہیں یہ کیسی غلط راہ ہے جو ان لوگوں نے اختیار کر رکھی ہے۔ اوّل تو اس بات کا ثابت کرنا معلوم نہیں کہ آریہ قوم ہی ان باتوں کی موجد ہے اتنے بڑے تمدن کے کچھ تو آثار باقی رہتے کسی کتاب کی زبان مُردہ ہو جانے میں بھی تو مزہ ہے کہ جو چاہا اس بات میں سے نکال لیا۔ کسی نے اعتراض کیا تو کہدیا اس زبان کی تمہیں کیا خبر۔ ہمیں تو خبر ہو یا نہو مگر دیانندجی مہاراج سے پہلے کسی سنسکرت دان پنڈت کو بھی خبر نہ ہوئی۔ پھر دیانندجی کو بھی اتنی ہی خبر ہوئی۔ جتنی اس زمانہ میں نئی ایجاد موجود تھیں۔ دیانندجی کے بعد میں جو ایجادیں ہو رہی ہیں ان کی خبر خود دیانندجی کو بھی نہ ہوئی۔ کسی ایجاد کے دُنیا میں شائع ہونے سے پہلے ویدوں میں سے نکال کر وہ چیز دنیا کے آگے پیش کی جاتی تو بھلا کچھ بات بھی تھی۔ مگر یہاں تو یہ صورت ہے کہ جس جس طرح اس زمانہ کی ترقی یافتہ قومیں کوئی نئی ایجاد نکالتی ہیں اسی طرح آریہ صاحبان بھی اس ایجاد کے نکلنے کے بعد کوئی بے معنی سا لفظ اگلے پچھلے جملوں سے کاٹ کوٹ کر لوگوں کو سُنا چھوڑتے ہیں۔ پھر اس لفظ میں بھی بڑی پیچیدہ تاویلوں سے کام لیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک سنسکرت کا لفظ پیش کیا اس کے معنے ہیں پیمانہ اب چونکہ کیمسٹری میں تمام عناصر کے وزن معلوم کرنے کے لئے ہائیڈروجن گیس بطور پیمانہ کے استعمال ہوتی ہے اسلئے پیمانہ کے لفظ سے شور مچا دیا۔ کہ دیکھو ویدوں میں ہائیڈروجن گیس کا ذکر ہے۔ غرض اس طرح پر کا کبوتر بنا دیا۔ بلکہ اس سے بھی بدتر۔ کچھ بھی نہیں اور سب کچھ بنانے کی کوشش کی۔ ان ابلہ فریبیوں کو اگر بفرض محال ہم درست بھی مان لیں۔ تو پھر حاصل کیا۔ یہی کہ ویدوں میں کچھ کچھ ناقص طور پر کیمسٹری یا علم جرّ ثقیل کی کسی ایجاد کا تذکرہ ہے مگر الہامی کتاب ہونے پر یہ کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ اگر یہ سچ ہے تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ وید انسانی کلام ہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ خدا کا علم اور انسانی علم کبھی برابر نہیں ہو سکتا انسانی علم کی خدا کے علم کے آگے ہستی ہی کیا ہے۔ کیمسٹری یا علم جرثقیل یا سائنس کے مسئلوں پر جو اس موجودہ زمانہ میں انسان نے بحث کی ہے وہ نہائت اعلیٰ اور مبسوط ہے اور ویدوں کے ناقص یا ناتمام پہیلیوں کو اس سے کچھ نسبت ہی نہیں تو اب مقام غور ہے کہ اگر خدا نے ان علوم پر اپنی کتاب میں بحث کی ہوتی تو ضرور تھا کہ وہ انسانی علم سے خواہ وہ کتنا ہی کیوں نہ ترقی کر جاوے۔ بدرجہا بڑھکر اعلےٰ اور اتم اور اکمل ہوتی۔ کیونکہ انسانی علم خدا کے علم کے کبھی برابر نہیں ہو سکتا۔ مگر برعکس اس کے جو کچھ ویدوں میں پایا جاتا ہے وہ بحث کیا کھلکر بات بھی کی ہوئی نہیں معلوم ہوتی۔ گونگے کے اشارے ہیں جو مرضی چاہے سمجھ لو۔ اور اگر کچھ باتیں ہوں بھی تو ایسی ناقص اور ناتمام ہیں کہ انسانی علوم سے بھی گئی گذری ہیں یہ اظہر من الشمس اور موٹی بات ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جس مضمون پر بحث کرے گا وہ ضرور ہے کہ انسانی علوم سے بہت بڑھ چڑھ کر ہو اور نہائت اعلیٰ اور اکمل اور اتم ہو اور کوئی انسانی علم کبھی بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ چنانچہ اسی لئے قرآن کریم میں اپنے منجانب اللہ ہونے پر یہ ارشاد موجود ہے۔ کہ وان کنتم

فی ریب مما نزلنا علےٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکفرین ؕ

ترجمہ۔ اور اگر تم شک میں ہو اس چیز کی بابت جو ہم نے اُتارا اپنے بندے پر۔ پس اُس جیسی ایک سورۃ لے آؤ۔ اور اللہ کے سوا اپنے مددگاروں اور گواہوں کو بلا لو۔ اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر تم نہ کر سکے اور ضرور ضرور تم نہیں کر سکو گے۔ پس ڈرو اُس آگ سے جس کے ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ انکار کرنے والے کے لئے تیار کی گئی ہے۔

اب دیکھو یہاں کس زور اور تحدّی سے دعویٰ کیا گیا ہے کہ تم لوگ اس کتاب کی ایک سورۃ کی مثل بھی کبھی نہیں بنا سکو گے اگرچہ تمام دنیا کے لوگ کیوں نہ مل کر زور لگا دیں۔ کیونکہ جو کچھ اس کتاب کا موضوع لہ ہے اور جس مضمون پر اس کتاب میں بحث کی گئی ہے وہ انسانی علم کا نتیجہ نہیں بلکہ خود خدا تعالیٰ کے علم تام سے لکھا گیا ہے اور خدا کا کلام ہے۔ پس انسان اپنے محدود علم سے کبھی بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ کر سکیگا۔ میرے پیارے آقا نے کیا سچ فرمایا ہے۔ ؎

خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے
ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی
سخن میں اس کے ہمتائی کہاں مقدور انساں ہے
بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اُس پہ آساں ہے

غرض خدا جس امر پر اپنے علم سے بحث کرے اس پر انسان کی کیا مجال ہے کہ بالمقابل کچھ دم مار سکے۔ آریہ قوم نے تو ابھی ابھی تازہ بتازہ اس گستاخی اور بے سود کوشش کا مزہ چکھا ہے۔ سیتہ دیو اور آریہ مسافر آگرہ کو جو ذلّت اور ناکامی اور نامرادی قرآن جدید لکھنے میں نصیب ہوئی ہے وہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ تیرہ سو برس گذر چکے اور صدہا برس گذر جائیں گے۔ مگر قرآن کریم کا یہ دعوےٰ قیامت تک ثابت اور برقرار ہے جو اس پتھر پر گرا۔ وہ چکنا چور ہو جاویگا۔

حاصل کلام یہ کہ اگر سائنس کے لئے بھی دنیا کو الہام کی ضرورت ہوتی اور اس پر اللہ تعالےٰ اپنی کسی کتاب میں بحث کرتا۔ تو یہ ضروری تھا کہ وہ ایسی ہوتی کہ . . . اس کا مقابلہ انسان نہ کر سکتا ویدوں میں ناقص طور پر کچھ تھوڑا سا اشارہ یا کسی پہیلی کا ہونا اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ یہ کلام خدا کا نہیں پس یہ فخر اور دعوےٰ کہ سارے سائنس کے علوم ویدوں میں ہیں کیسا لغو اور لاحاصل ہے۔ فرض محال کے طور پر مان لینے پر تو ویدوں کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا کیونکہ جو کچھ سائنس کا تذکرہ آریہ قوم اپنے ویدوں سے نکالکر دنیا کے آگے پیش کرتی ہے وہ ایسا گول مول اور ناتمام بلکہ مہمل ہے کہ وہ خدا کا کلام ہرگز نہیں ہو سکتا خدا کا علم ایسا ناقص کبھی نہیں ہو سکتا کہ اس کے ادنےٰ ادنےٰ بندے اس سے ہزارہا درجہ بہتر دہی علوم دنیا کے آگے پیش کر دیں ایسا ناقص سائنس ان کی کسی کتاب میں جو الہامی ہونے کا دعوےٰ کرتی ہے اگر موجود تھا بھی تو آریہ صاحبان کو چاہئیے تھا کہ اس کو چھپاتے اور پردہ پوشی کرتے مگر بدقسمتی سے وہ اُس پر فخر کرتے اور شیخیاں بگھارتے اور بغلیں بجاتے ہیں اور بعض سادہ

مسلمانوں کے آگے ناز سے پیش کرتے ہیں کہ تم بھی اپنے قرآن سے نکال کر دکھلاؤ۔ اول تو جو کچھ وہ ناقص علوم پیش کرتے ہیں۔ خدا نہ کرے وہ کسی الہامی کتاب میں ہو۔ قرآن کریم کی شان تو اس سے بدرجہا ارفع و اعلیٰ ہے۔ کیونکہ قرآن کریم جس امر پر بحث کرتا ہے وہ نہایت اعلےٰ۔ اتم اور اکمل علم پر مبنی ہوتا ہے۔ دوم الہامی کتاب کا موضوع لغو ایسی لچر باتیں نہیں ہوا کرتیں۔ الہامی کتاب کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بندے کو اپنے رب سے ملا دے یعنی اس میں ایسی ہدایات درج ہوں کہ جن سے بندہ کو اپنے رب کا صحیح علم نصیب ہو اور جن سے اس تک پہونچنے اور اس کو راضی کرنے کے تمام ذرائع سے پوری واقفیت حاصل ہو تمام انبیاء اور رُسل اور رشی اور منی جو دنیا میں آئے۔ اور تمام الہامی کتابیں جو دنیا میں نازل ہوئی ہیں۔ اُن کا یہی مقصد رہا ہے اور یہی مذہب کی حقیقت ہے۔ چنانچہ دوسری الہامی کتابوں کی طرح قرآن کریم کا بھی یہی مقصد ہے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ قرآن کریم چونکہ خاتم الکتب تھی اور تمام صداقتوں کی جامع اور اکمل کتاب تھی اس لئے اس مقصد کے پورا کرنے میں جو کمال قرآن کریم نے دکھایا ہے وہ دنیا میں اور کسی کتاب نے نہیں دکھایا اپنے مقصد کو قرآن کریم نے خود بیان فرمایا ہے چنانچہ ابتدا ہی میں پہلے انسانی فطرت کا تقاضا دُعا کے رنگ میں بتلایا کہ یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ ہدایت مانگے۔ انسان کی محدود عقل اور محدود علم اور محدود زمانہ عمر اس امر کے متقاضی ہیں کہ خدا اپنے کامل و اکمل و اتم علم سے الہام کے ذریعہ انسان کو سیدھی راہ بتلاوے۔ کیونکہ اس معاملہ میں انسانی عقل اور علم پر جو محدود ہیں۔ کامل بھروسہ نہیں ہو سکتا۔ ایک دفعہ ایک دیوسماج کے ممبر سے مجھے گفتگو کا موقعہ ہوا۔ کہنے لگا کہ عقل انسانی ترقی کرتے کرتے اب اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ مذہب کوئی چیز نہیں میں نے کہا کہ کیا ابتدائے آفرینش سے اب تک عقل دہوکہ دیتی رہی۔ کہنے لگا کہ ہاں۔ میں نے کہا کہ کیا اب عقل کامل ہو گئی یا ابھی بھی ناقص ہے اور اس نے آئندہ اور ترقی کرنی ہے۔ کہنے لگا کہ اس نے تو برابر ترقی کرتے ہی جانا ہے۔ ابھی تو ناقص ہی ہے، تو میں نے کہا کہ ہم پھر کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ جس نتیجہ پر عقل آج پہونچی ہے وہ درست ہے اور اسمیں کوئی غلطی نہیں۔ جب ہزارہا برس سے بوجہ ناقص ہونے کے عقل نے ہمیں غلطی میں ڈالے رکھا تو یہ کس طرح حکم لگا سکتے ہیں کہ اب وہ دہوکہ نہیں دے رہی بالکل ممکن ہے کہ سو برس کے بعد وہ کسی اور نتیجہ پر پہنچ جاوے۔ خود اگنی ہوتری جی پہلے خدا کے قائل تھے اب منکر ہو گئے۔ جب آپ کے ایک بڑے مسلمہ بزرگ شری دیو بھگوان کی عقل کا یہ حال ہو تو دوسروں کا کیا کہنا۔ خود شری دیو بھگوان جی یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ ان کی عقل کا پہلا نتیجہ صحیح تھا یا دوسرا۔ ممکن ہے جس طرح پہلے عقل نے دہوکہ دیا ہے۔ اب بھی دے رہی ہو۔ غرض بصیرۃ کوئی نہیں۔ سلیم الفطرت انسان تو ایسی راہ تلاش کرتا ہے جس کی بنا بصیرت پر ہو۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے۔

قل هذه سبیلی ادعوا الی الله ۔ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی ۔ سبحٰن الله وما انا من المشرکین ۔

ترجمہ۔ کہدے یہ ہے میرا رستہ بُلاتا ہوں اللہ کی طرف بصیرت پر ہوں میں اور جو میری اتباع کرے۔ اور اللہ ہر ایک عیب اور نقص سے پاک ہے اور میں مشرکوں سے نہیں یہاں یہ بھی بتلایا کہ صرف میں ہی بصیرت پر نہیں بلکہ جو میری اتباع کریگا وہ بھی بصیرت پر ہو گا۔ یہ ہے کامل اور زندہ مذہب جسمیں کوئی شک و شبہ نہیں۔ نرا دعوےٰ ہی نہیں بلکہ اسی زندگی میں بصیرت عطا فرماتا ہے۔

حاصل کلام یہ کہ انسان فطرتاً چاہتا ہے کہ اسکو سیدھا رستہ ملے اور اس بات کا یقینی علم کہ کون سا سیدھا رستہ ہے خدا کو ہی ہے جس کا علم کامل ہے۔ تو انسانی فطرت پھر اُسی کے آگے گرتی اور گڑگڑاتی ہے اور دُعا کرتی ہے چنانچہ دُعا سکھلائی کہ

اهدنا الصراط المستقیم ۔

ہمیں سیدھا رستہ دکھلا اس پر ہمیں چلا اور کامیاب کر دے۔ اس دُعا کے تقاضے کو پُورا کرنے کے لئے قرآن جیسی کتاب اللہ کریم نے نازل فرمائی۔ چنانچہ قرآن کریم کے شروع ہی میں فرماتا ہے

الٓمٓ ۔ ذٰلك الکتاب لا ریب فیه هدًی للمتقین

یعنے اے وہ انسان جو مجھ سے سیدھی راہ کا طلبگار ہے۔ اور ہدایت کا خواستگار ہے۔ میں اللہ جو کامل و اکمل اور اتم علم رکھتا ہوں تجھے بتلاتا ہوں کہ یہ ہے وہ کتاب جس پر عمل کرنے سے کبھی ہلاک نہ ہو گا اور منزل مقصود پر پہونچنے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ یہ ہدائت نامہ متقیوں کے لئے۔ یعنی یہ کتاب اسی لئے اُتاری گئی ہے۔ کہ جو انسان خدا سے ڈر کر ہدائت کا طلبگار ہوا۔ اور عذابوں اور دُکھوں سے بچنا چاہتا ہے اور سُکھ اور نجات چاہتا ہے اس کے لئے یہ ہدائت نامہ ہو۔ پس اے انسان اس ہدائت نامہ پر عمل کر۔ کیونکہ لوگ اس پر چلکر متقی بنے ہیں پھر صرف متقی بن کر ثم ننجی الذین اتقوا کے ماتحت دکھوں سے نجات پا گئے بلکہ اس ہدایت نامہ پر عمل کر کے اس سے بھی آگے ترقی کر کے مفلحوں کے زمرہ میں داخل ہو گئے۔ جو اعلےٰ کامیابی کا مقام ہے۔ چنانچہ آگے جا کر ارشاد ہوتا ہے۔ کہ

اولٰئك علیٰ هدًی من ربهم واولٰئك هم المفلحون ۝

یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدائت پر ہیں اور کامیابی کے رستہ پر پڑ چکے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو کامیاب و بامراد ہونگے یہاں من ربهم میں جہاں یہ اشارہ ہے کہ ربوبیت الٰہی کا تقاضا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انسان کو ہدائت عطا فرماوے وہاں یہ بھی بتلایا کہ جس طرح ربوبیت کی صفت لامحدود اور لامتناہی ہے اسی طرح بندہ کی ہدائت اور ترقی اور کامیابیاں بھی ربوبیت الٰہی کی صفت کے ماتحت لامتناہی ہیں اور ان سب کامیابیوں اور ہدائتوں کا راز اسی کتاب پر عمل کرنا ہے جو ہدیٰ ہے اور خود خدا کی طرف سے ہے۔

یہ ہے غرض و غائت قرآن مجید کی اور کُل الہامی کتابوں کی۔ اس مقصد کے حصُول کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب منیر میں طرح طرح کے ہدائت کے سامان جمع کئے ہیں۔ اس کے ضمن میں اگر کہیں دنیوی علوم میں کوئی بات مفید مطلب تھی تو اُس کو اُٹھا بھی لیا ہے اور وہی نتیجہ نکالا ہے جو کتاب کے اصلی مقصد کا تقاضا تھا۔ کسی سائنس کے مسئلہ پر بحث کرنا خدا کی کتاب کا مقصد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ اس کے نزول کی غرض و غائت نہیں جو بات کتاب کی اصل غرض میں داخل نہیں اس پر بحث کرنا خدا تعالیٰ کی شان سے بعید ہے کیونکہ وہ حکیم ہے اور اس کا کوئی فعل لغو نہیں ہوتا۔ خدا کا کتاب نازل کرنے سے یہ مقصد نہ تھا کہ وہ کوئی سائنس سکھانا چاہتا تھا۔ نہ وہ کوئی سائنس کی کتاب نازل کرتا بلکہ دنیا کو صراط مستقیم پر ہدائت پانے کے لئے الہامی کتاب کی ضرورت تھی اور خدا نے اسی ضرورت کے مطابق کتاب اُتاری دُنیا کے سائنس سے بھی خدمت لی ہے مگر وہیں تک جہاں تک کہ وہ کتاب کی اصلی غرض کے لئے کار آمد تھا۔

پیشگوئی کے طور پر موجودہ زمانہ کا نقشہ بھی اسی حکیم کتاب نے کھینچا ہے۔ مگر اس کا بھی مقصد وہی ہدایت ہے کیونکہ اس دہریت اور لامذہبی کے زمانہ میں جبکہ باطل نے اپنی پوری قُوت کے ساتھ میدان میں آنا تھا اور اللہ تعالےٰ نے اپنے سچے دین کو کل ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھانا تھا اور ایک جری اللہ فی حلل الانبیاء کو دنیا میں اسی غرض کے لئے بھیجنا تھا اسلئے اس زمانہ کا نقشہ ایسا ہو بہو کھینچ دیا ہے۔ کہ جہاں ایک طرف مُومن کے لئے ازدیاد ایمان و عرفان کا باعث ہوتا ہے وہاں دوسری طرف اس زمانہ کے لوگوں کے لئے قرآن کریم کے سچے اور منجانب اللہ ہونے پر بین نشان ٹھیرتا ہے۔ کیونکہ ایسا عجیب و غریب علم غیب سوا خدا کے اور کسی کو حاصل نہیں۔ مسلمانوں کا ضعف۔ مسیح موعود کی بعثت۔ یوروپ کی قوموں کا تمام دنیا میں پھیل جانا۔ اخبار۔ رسالے پرچے تمام دنیا میں پھیل جانے۔ پہاڑوں کا اڑا یا جانا سرنگوں کا نکلنا۔ پہاڑوں کی سیریں۔ ان مقاموں پر جہاں کہ سواری کا کام اونٹ دیتے تھے۔ وہاں ریلوں کا چلنا اور اونٹوں

بے کار ہو جانا۔ علیٰ ہذاالقیاس حجاز ریلوے کا نکلنا زلزلون اور عذابون کا آنا۔ طاعون کا آنا۔ ایک ماہ (رمضان) مین چاند گرہن اور سورج گرہن کا جمع ہونا۔ وحشی قومون مین تمدن کا آغاز۔ قانون انسداد دختر کشی کا رائج ہونا۔ چڑیا خانے اور مویشیون اور گھوڑون کے بڑے بڑے ڈپو قائم ہونے۔ دریاؤن کو کاٹ کر نہرون کا نکلنا۔ دریاؤن کا خشک ہو جانا۔ سمندرون کا آپس مین مل جانا۔ مثلاً بحیرہ قلزم اور بحیرہ رُوم کا سویز کنال کے ذریعے اور بحر الکاہل بحر ظُلمات کا پانامہ کنال کے ذریعے۔ سمندر کا جہازون سے پٹ جانا۔ دور دور کے لوگون کا آپس مین ملنا۔ پرانی قبرون کا اُکھڑنا (مثلاً مصر کی ممی وغیرہ) علم ہیئت کی ترقیات۔ لوگون کا فسق و فجور اور عبادت اور نیکی کی کمیابی۔ جملہ مذاہب کا ایک دوسرے پر حملے کرنے اور بالآخر اسلام کا تمام مذاہب پر غالب آنا وغیرہ وغیرہ۔ غرض کہان تک بیان کیا جاوے۔ مُشتے نمونہ از خروارے۔ چند بیان کئے ہین۔ اگر تفصیل سے بیان کئے جاوین تو ایک مبسوط کتاب بنتی ہے۔ اسی طرح ہر زمانہ مین قرآن کریم کی صدہا پیشین گوئیان پوری ہوتین اور اس زندہ کتاب کی صداقت پر مُہر لگا رہی ہین۔ اور اسی طرح قیامت تک پُوری ہوتی رہینگی تاکہ ہر زمانہ کے لوگون کے لئے حُجت ہو۔ مگر مقصد ان سب پیشین گوئیون کا بھی وہی ہدایت ہے نہ کچھ اور۔ کسی دنیوی سائنس پر بحث مقصود نہین کیونکہ یہ کتاب کی اصل غرض نہین قرآن کریم نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ ہدایت ہی ہے اور اس پر اس طرح کامل واکمل اور اتم طریق پر بحث کی ہے اور ہدایت کو اس اعلےٰ کمال پر پہونچایا ہے۔ کہ وہان تک انسان کے علم عقل۔ فہم۔ فکر کی رسائی تک نہین اور عطاءً غیر مجذوذ فرما کے تبلا دیا کہ ایسی، ترقی کی طرف لے جاتا ہے جس کی انتہا ہی کوئی نہین۔ اور جو کبھی ختم ہی نہین ہوتی اس کا مقابلہ بشر نہین کر سکتا اور یہ اس کے منجانب اللہ ہونے پر ایک عظیم الشان دلیل ہے۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ ربّ العالمین

عاجز بشارت احمدؐ عفی اللہ عنہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

احمدی احباب کی خدمت مین ایک عرض۔ بعض اسباب کے پیدا ہونے سے مجھے خیال آیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعض احباب کا کچھ مختصر سا حال شائع کرون اور اس مین یہ دکھایا جاوے کہ وہ اگر ... سے پہلے کیا ... اور حضرت مہدی و مسیح کی بیعت کے بعد ان کو کس قدر دینی اور دنیوی کشائش حاصل ہوئی۔ اور دنیا و دین مین انہون نے کتنا عروج پایا۔ لہٰذا اس عریضہ کے ذریعے سے مین آپ سے التماس کرتا ہون کہ آپ اپنا پہلا اور پچھلا حال کم و کاست مختصر سا تحریر فرماوین۔ بندہ ان سب تحریرون کو بصورت رسالہ شائع کردے گا تاکہ لوگون پر ظاہر ہو کہ احمدی فیض کس قدر تھا جس سے لوگ متاثر ہو کر کیا سے کیا بن گئے اور اس تنزل کے زمانہ مین مسیح کے پیرون نے کس قدر ترقی حاصل کی۔ اگر آپ کی نسبت کوئی کرامت کا صدور ہوا ہو یا کوئی پیشگوئی پوری ہوئی ہو تو وہ بھی جواب مین درج کر دین۔ یا خود تم پر کوئی خاص فضل ہو کر تم سے کوئی کرامت صادر ہوئی ہو یا تمھین کوئی الہام یا کشف ہوا۔ تو وہ بھی لکھین۔ امید کہ اس سے اس رسالہ کے مطالعہ کرنے والون کو انشاء اللہ تعالےٰ فائدہ ہوگا۔ یہ رسالہ دلچسپ بھی ہوگا۔ میرا اس مین زیادہ دخل نہین ہوگا۔ بلکہ احباب کی تحریرون کو ترتیب دیکر چھاپ دیا جاویگا۔ خاصہ ایک رسالہ بن جاوے گا۔ جو علاوہ دلچسپ اور مفید ہونے کے ضعفاء کے لئے تھوڑا سرمایہ پیدا کر دیگا۔

ناصر نواب - قادیان دارالامان - ۹ جون ۱۹۱۱ء

بدر کی لکھائی گنجان نہ ہو

منشی فرزند علی صاحب فیروزپور سے تحریر فرماتے ہین " مین پیشتر عرض کر چکا ہون کہ مین بدر کی پرانی لکھائی کو پسند کرتا ہون اور ابھی تک اسی رائے پر قائم ہون۔ معلوم نہین کہ اس گنجان لکھائی کی تحریک جناب کو کس طرح ہو رہی ہے۔ میرے نزدیک علاوہ دوسرے امتیازون کے جو بدر کو حاصل ہین۔ ایک یہ بھی ہے کہ اس کی لکھوائی اور چھپوائی دلکش ہے۔ یہ امتیاز اُٹھ جائے گا۔

استفسار

مین کسی ملک مثلاً امریکہ۔ افریقہ مین روزگار کے لئے جانا چاہتا ہون۔ کیونکہ پنجاب کے بہت سے لوگ غیر ممالک مین جاکر بہت سا روپیہ لاتے ہین اس لئے کوئی مہربانی کرکے بتلائے کہ (۱) کس ملک مین جانا مفید ہے (۲) کس ذریعہ سے جا سکتے ہین۔ کاروبار کیا کرنا پڑتا ہے (۴) آمدنی کس قدر ہوتی ہے (۵) سفر خرچ کس قدر درکار ہے (۶) دقتین کیا کیا ہین۔ (۷) راستہ کون کھلا ہے۔ (۸) کیا قواعد ہین۔

محمد سلیمان از سمرالہ۔

دُعا مدد

میرا بچہ فضل آلہی دانتون وغیرہ کی تکلیف کے باعث سخت کمزور اور نحیف اور بیمار ہے جملہ احباب سلسلہ کی خدمت مین عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ میرے بچے کے لئے صحت تندرستی کے ساتھ عمر درازی اور خادم دین ہونے کے لئے خاص طور پر دُعا فرمادین۔ محمد منظور آلہی از لاہور

برادران! السلام علیکم ہمدمو اُٹھ کر کبھی اب دل کے پُورے جوش سے ہو کے ہم آہنگ گاؤ شکر باری اندنون ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ تابعدار آپ کو حضرت ہادی راہنما و پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت یابی کی مبارک باد دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی تاکید کرتا ہے۔ جہان تک ہو سکے۔ اس شکر کے موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ صدقہ و قربانیان دینا۔ فقط

عطار محمدؐ احمدی از لالہ موسےٰ۔

مسجد احمدیہ

سفر نارس کے مفصل حالات پچھلے اخبار مین درج ہو چکے ہین اسجگہ اس بات کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ احمدی برادران کو چاہئیے۔ کہ ہر جگہ اپنے لئے ایک مسجد احمدیہ طیار کرین۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ جہان کہین مسجد بنتی ہے۔ وہین جماعت کی بنیاد مستحکم ہوتی ہے مین نے اپنے سفر الفت میلہ مین جس کی رپورٹ ۵ جنوری ۱۹۱۱ء کے اخبار بدر مین درج ہوئی تھی یہ ذکر کیا تھا۔ کہ نارس مین احمدیون کی تین مساجد ہین۔ جن مین سے ایک ریلوے سڑک کے قریب نہائت کھلے میدان مین واقع ہونے کے سبب بہت ہی دلکش ہے۔ یہ مسجد واقع محلہ ندیسر ہے اور جس بنگلہ مین ہم سب ٹھہرے تھے اس کے سامنے ہے زیادہ تر وعظ اور تقریرین اسی مسجد مین ہوئین۔ اس مسجد کو ہمارے مکرم دوست محمدؐ کریم خان صاحب احمدی نے اپنی زمین زرخرید پر اپنے خرچ و نیز چند احباب احمدیہ کے تعمیر کرایا ہے اور منشی عبد الرزاق صاحب احمدی جس کے پیش امام ہین اور عبد الرشید خان صاحب احمدی ولد محمد کریم خان صاحب احمدی مالک مسجد متولی ہین۔ اور ہم لوگ اسی مسجد احمدیہ مین احمدیون کے ساتھ نماز پڑھتے رہے۔ مگر تعجب ہے کہ سوائے احمدیون کے غیر احمدیون مین سے کسی کو وہان نماز پڑھتے پہلے دیکھا تھا۔ اور نہ اب دیکھا۔ وجہ دریافت کی۔ تو معلوم ہوا کہ غیر احمدیون کے مولوی اور ان کے پیرون نے ان کو اس مسجد مین نماز پڑھنے سے باز رکھا ہے اور کُفر کا فتوےٰ دیا ہے ابھی مسجد مین کچھ پلستر وغیرہ باقی ہے۔ جسکی فکر خان صاحب موصوف کر رہے ہین۔

وفات عاشق الزمان خان

ہر صغیر و کبیر کو مخفی نہ رہے۔ کہ عاشق الزمان خان صاحب احمدی کہ جو ایک عرصہ سے بیمار تھے۔ لکھنؤ صدر بازار کے اسپتال مین بتاریخ ۲۴ مئی ۱۹۱۱ء کو بوقت ۱۰ بجے صبح کے

انتقال کیا۔ احباب جنازہ غائب پڑھ دیں کہ موجب ثواب کا ہے۔

والسلام۔ راقم کبیر الدین احمد سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ۔

سینئر سپیشل کلاس

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں سینئر سپیشل کلاس یکم مئی سنہ ۱۹۱۱ء کو کھولی گئی ہے۔ لہذا احباب کی خدمت میں اطلاع دیجاتی ہے کہ جنہیں ضرورت ہے۔ وہ اپنے بچوں کو داخل سکول کرا کر قادیان کی بابرکت صحبت اور تعلیم سے مستفید کرائیں۔

جنازہ غائب۔ میاں عبد اللہ صاحب پٹیالہ میں فوت ہو گئے ہیں اور فاطمہ بی بی اہلیہ چوہدری شہاب الدین صاحب گٹھالیاں میں۔ احباب سے درخواست دعائے جنازہ ہے۔

قابل توجہ صاحب پوسٹماسٹر جنرل ڈاکخانجات پنجاب

قادیان کے ڈاکخانے میں ٹکٹ نہیں ملتے

۸ ر جون کا پرچہ احباب کو دیر دیر سے ملا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قادیان کے ڈاکخانہ میں ٹکٹ نہیں تھے نہ صرف بدر۔ بلکہ نور اور الحکم اور میگزین بھی کئی دن رکے رہے۔ یہ معاملہ افسران محکمہ ڈاک کی خاص توجہ کے قابل ہے۔ اگر بٹالہ اور گورداسپور میں پیسے پیسے والے ٹکٹ نہ ملیں۔ تو پبلک کو چنداں تکلیف نہیں۔ کیونکہ پوسٹ کارڈوں پر خطوط لکھے جا سکتے ہیں اور کسی اشد ضرورت کے وقت بجائے کارڈ کے لفافے بھیجا سکتے ہیں لیکن قادیان میں پیسے والے ٹکٹ نہ ہوں تو اس سے صرف قادیان کی پبلک کو تکلیف نہیں ہوتی بلکہ چھ سات ہزار بلکہ ایک اعتبار سے ساٹھ ہزار آدم زاد کو سخت تشویش لاحق حال ہو جانی ممکن و اغلب بلکہ یقینی ہے اسلئے ہم بڑے زور کے ساتھ جناب صاحب پوسٹماسٹر جنرل ڈاکخانجات کی توجہ عالیہ کو اس نقص کی طرف منعطف کراتے ہیں تاکہ آئندہ کبھی ایسا تشویش افزا موقعہ پیش نہ آئے۔ اگر ٹکٹوں کا سٹاک بوقت اشیوع پرچوں کے لئے مہیا نہ رہ سکے۔ جو قابل تعجب ضرور ہے۔ تو پھر سب پوسٹماسٹر کو یہ اختیار دینا چاہئیے۔ کہ وہ ضرورت کے وقت سرخ مہر لگا کر روانہ کر دے یا آدھ آنے کے ٹکٹ پیسے پیسے میں دے سکے۔ کیونکہ رجسٹرڈ اخبار و رسالے تو ایک پیسے کے ٹکٹ میں بھیجنے ضروری ہیں۔

انصار بدر کی خدمت میں

ہر خریدار اپنے پر فرض کرے کہ اپنے ساتھ کم از کم ایک اور خریدار پیشگی قیمت دینے والا مہیا کر دیگا تو عند اللہ ماجور ہو گا اور بدر کی حالت بہت کچھ سدھر جائے گی اس سے پہلے بھی کئی بار

عرض کیا جا چکا ہے۔ مگر سوائے معدودے چند بزرگان قوم نے اس طرف بہت کم توجہ کی ہے۔

دوم۔ جن اصحاب نے تا حال سنہ ۱۹۱۱ء بلکہ سنہ ۱۹۱۰ء کا چندہ بھی نہیں دیا۔ وہ حقوق العباد کو نگاہ رکھتے ہوئے قومی کارخانہ کو نقصان سے محفوظ رہنے دیں ایسے بزرگ اگر ایک روپیہ یا اس سے کم حسب توفیق ماہوار بھیجنا اپنے پر لازم کر لیں تو بہت جلد چندہ کی دگی سے عہدہ برآ ہو جاویں۔

نشان آسمانی

حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب کا مضمون "نشان آسمانی" جو رسالہ تشحیذ میں چھپا تھا۔ اسے احباب فیروزپور نے عام اشاعت کے لئے علیحدہ ۸ صفحہ کے رسالہ پر چھاپا ہے۔ جو عام تقسیم کیواسطے سکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور سے بقیمت ۸ر فی ۱۵۰ اور ۸ر فی ۵۰ مل سکتا ہے۔

فرزند علی

رسالہ فرزند علی کا ریویو پہلے اخبار میں لکھ چکے ہیں یہ رسالہ منشی فرزند علی صاحب نے مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے جواب میں نہایت مدلل اور معقول پیرایہ میں لکھا ہے۔ احباب ضرور منگوا کر پڑھیں اور دوسروں میں تقسیم کریں۔ ملنے کا پتہ۔ دفتر بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور قیمت فی نسخہ ۳ر۔ دس نسخہ ۲ر۔ ایک سو نسخہ ۱۲ر علاوہ محصولڈاک ہے۔

ناصر کی احمدیوں سے ایک التجا

وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان

اے میرے احمدی احباب میری آپ سے ایک التجا ہے اور وہ بہت تھوڑی سی ہے۔ امید کہ آپ قبول فرما کر میری دعائیں سے فائدہ اٹھاویں گے وہ یہ ہے کہ ہر ایک احمدی کم سے کم ایک پیسہ ماہوار مجھے قادیان کے ضعفاء کے لئے عطا کیا کرے ایک پیسہ بہت تھوڑا ہوتا ہے لیکن اگر التزاماً لوگ یہ قلیل رقم بھیجا کریں۔ تو بہت روپیہ ہو جاوے۔ جو کہ ہمارے ضعفاء کے کام آوے اور انہیں آرام ہو جاوے یہ میں نے نہیں کہا کہ ہر ذیمقدرت بھی ایک ہی پیسہ ماہوار دے نہیں بلکہ غرباء ایک پیسہ ماہوار دیں اور خوشحال لوگ اپنی استطاعت کے موافق اس سے زیادہ دیں۔ امراء اپنے مقدور کے موافق اس سے بھی زیادہ عنایت کریں۔ اگر یہ جاری ہو جاوے تو یہاں کے ضعفاء کے بہت سے کام آسانی سے پورے ہو جایا کریں اور مجھے بار بار مانگنے اور آپ کو تکلیف دینے کی ضرورت نہ پڑا کرے۔ یا اللہ تو لوگوں کو اس کام کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔ (ناصر نواب قادیان)

ناتی الارض ننقصہا من اطرافہا

خدا تعالیٰ قدوس ہے وہ قدوسوں سے پیار کرتا ہے۔ اور یہی چاہتا ہے۔ کہ دنیا میں نیکی اور پاکیزگی پھیلے جب عقائد فاسدہ و اعمال ظالمہ کا گند بڑھتا ہے۔ تو وہ ایک مزکی و مطہر وجود کو بھیجدیتا ہے۔ جو دنیا میں خدا کے نام کی تقدیس پھیلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے جس سے اس کے مقاصد میں کامیابی ہو۔ جو لوگ ابتدا میں اس کی نہیں مانتے۔ انجام کار زمانے کے حالات مجبور کر کے انہیں اس راہ پر چلاتے ہیں۔ جس پر چلنے سے انکو بوجہ ضد۔ تعصب۔ تکبر۔ حمق۔ انکار تھا۔

اس زمانے میں بھی حسب سنت مستمرہ۔ خدا کا ایک مامور آیا اس نے تمام مذاہب عالم پر اپنی حجت کو قائم کیا۔ آنا سمجھ آریہ سماج کو بھی سمجھایا کہ دوسرے مذہب کے پاک مقتداؤں کی بے ادبی نہ کرو۔ ان کی شان میں بے ادبی کرنے سے بچو۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

دل پھٹ گیا ہمارا تحقیر سنتے سنتے ٭ غم تو بہت ہیں دل میں پر جانگزا یہی ہے
دنیا میں گرچہ ہوگی سو قسم کی برائی ٭ پاکوں کی ہتک کرنا سب سے برا یہی ہے

دوم۔ نیوگ کے بارے میں توجہ دلائی کہ یہ فعل شرفاء کی شان سے بعید ہے۔ اور میں کبھی یقین نہیں کرتا کہ وید مقدس میں اس کی تعلیم ہو۔ اگر یہ مسئلہ انسانی غیرت و فطرت و شریفانہ سپرٹ کے خلاف نہیں۔ تو نیوگ کرانے کرانے والوں کی فہرست شائع کرو

سوم: آپ نے فرمایا۔ کہ عیب بینی و نکتہ چینی سے کچھ فائدہ نہیں اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرو۔

ان پر منز نصیحتوں کو آریوں نے نہیں مانا۔ لیکن آخر مدت کی کھا کر ان کو ماننا پڑا۔ اور اب ان میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو ہمارے سید و مولیٰ مقتدا و پیشوا کی باتوں کو مان کر صاف اعلان کرتے ہیں کہ نیوگ کا مسئلہ وید میں نہیں۔ اور ستیارتھ پرکاش میں سے وہ حصہ نکال دینا چاہیئے۔ جو غیر مذاہب کی مخالفت کے بارے میں ہے اور تمام اس قسم کا لٹریچر جلا دینا چاہیئے۔ جس میں مسلمانوں کو بدزبانی کی گئی ہے۔ اور صرف اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان ہونی چاہئیں اور دوسروں کی اصلاح سے پہلے اپنی اصلاح چاہیئے۔ مندرجہ ذیل اقتباس رسالہ اندر سے مضمون بالا کی تائید و تصدیق کرتا ہے۔

یہ آثار مبارک ہیں

شری پنڈت شو شنکر جی کاویہ تیرتھ جو کہ آریہ سماج کے ایک بڑے ودوان پنڈت اور آجکل گورو کل کانگڑی میں ویدوں کے اچاریہ کی پدوی پر کام کر رہے ہیں۔ ستیہ دھرم پرچارک میں اپنی دستخطی چٹھی شائع کرتے ہیں۔ جو کہ منقولہ ذیل ہے۔

اوم نمہ پرماتمانے۔ مین نے آریہ سماج کی ورتمان حالت دیکھ بھال کر نتیجہ کیا ہے کہ ابھی ہم آریہ پرشون مین جنم سے مسلمانون وغیرہ کو شامل کرنے کی طاقت نہین اس لئے جو مہاشے یا آریہ سماج ایسی شدھی کرتا ہے وہ انوچت (برا) کر رہا ہے۔ ایسی حالت مین شریمان دہرم دیر جی یدی اپنے گھر لوٹ جائین تو مین اس کو دوش نہین مانتا۔"

(دستخط) شو شنکر شرما کا ویہ تیرتھ

شری کا ویہ تیرتھ جی کے مذکورہ بالا خیال کے ساتھ ہم قطعی طور پر اتفاق کرتے ہین۔ ہم مدت سے واویلا مچاتے چلے آرہے ہین کہ جس قسم کی ذلّت غیر ہندون کو آریہ سماج مین بلاکر کی جاتی ہے اس سے بہتر ہے کہ اس پاکھنڈ کو اڑا دیا جاوے۔

پھر یہ فقرہ "بلکہ اس وقت آریہ سماج کی بہ ہیئت مجموعی یہی رائے ہو کہ مسلمانون اور عیسائیون کو آریہ سماج مین نہین لینا چاہیئے۔"

بیخبر جون میو تہم باید ہیم

چھ ہزار کتابین جلا دی گئیں

آریہ سماج مین آنے سے پیشتر مین ایک شانتی پسند شخص تھا۔ مین چندان لکھنا بھی نہین جانتا تھا۔ آریہ سماج مین آنے کے ساتھ ہی مین نے محمود کی بگڑی احمدؐ کے سر کا نظارہ دیکھا۔ مین نے سمجھا کہ شاید ویدک دہرم کا پرچار اسی کا نام ہے۔ چنانچہ جو حرکات آریہ سماج کے تجربہ کار کارکن کر رہے تھے۔ مین نے بھی وہی حرکات شروع کر دین مین اپنی سادہ لوحی سے یہی خیال کرتا تھا کہ یہ کوئی ثواب کا کام کر رہے ہین اسلیئے مین بھی اس مین شریک ہوگیا۔ مسلمانون کو مین نے تنگ کیا۔ عیسائیون کو مین نے دق کیا۔ غریب دیوسماجیون کو جو مین نے اذیت دی۔ اس کا تو مجھے عمر بھر افسوس رہے گا جب مین نے بالکل نیک نیتی سے آریہ سماج پر نکتہ چینی کر کے ثواب حاصل کرنا چاہا تو میرے استاد چیخ پڑے کہ یہ گناہ ہے اور گناہ بھی کبیرہ گناہ۔ مجھے سخت تعجب ہوا۔ کہ وہی حرکات جب مین دوسرون کی نسبت کرتا تھا تو وہ اس کو ثواب کا کام بتلاتے تھے۔ لیکن جب اسی پیمانے سے مین نے ان کو ناپا تو وہ گناہ ہو گیا۔ چنانچہ مین نے اس شستہ پیمانے کی طور برداشت کی۔ اور مجھے معلوم ہوگیا کہ واقعی یہ ایک گناہ کی بات ہے کہ ہم کسی بھی مذہب کے بانی یا برگزیدہ انسان کی مٹی پلید کرین۔ ہمین سب کی عزت کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اس حقیقت کے سامنے آنے کے ساتھ ہی بلا کسی قسم کی حیل وحجت کے مین نے ترک اسلام سے لیکر اپنی آخری کھنڈن کی کتاب تک جس قدر کتابین مسلمانون عیسائیون۔ دیوسماجیون وغیرہ کے برخلاف لکھی تھین۔ ان سب کا چھ ہزار کا ڈھیر لگا کر برسر عام آگ لگوا دی۔ یہان تک کہ تہذیب الاسلام کی باقیماندہ کئی غیر شائع شدہ جلدون کا اور دیگر اسی قسم کی کئی غیر شائع شدہ کتابون کا جو مسودہ مین نے تیار کر چھوڑا تھا۔ وہ بھی جلا دیا۔ اس کے بعد اگر کوئی مہاشے کھنڈن کے بارے مین میری کسی بھی کتاب کو شائع یا فروخت کریگا تو مین اس کے لئے ذمہ وار نہین ہون گا۔ میرے نزدیک آریہ سماج کے باقی کارکنون کو بھی اس پر عمل کرنا چاہیئے اور آریہ سماج کو اس قسم کے کھنڈن کے تمام لٹریچر سے قطعی پاک کر دینا چاہیئے اور ایسے تمام لٹریچر کو جس مین دیگر مذاہب کے بانیون یا بزرگون کی شان مین ناشائستہ الفاظ استعمال کئے گئے ہون بالکل جلا دینا چاہیئے۔

جو کمزوریان دیگر سوسائیٹون مین دیکھی جاتی ہین آریہ سماج ان سے پاک نہین پس ہمین دوسرون کی اصلاح کی بجائے پہلے اپنے گھر کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ کیون کہ ہمارا گھر زیادہ گندہ ہے بہ نسبت دوسرون کے گھرون کے۔

ستیارتھ پرکاش کی مرمّت

سکھون کو اگر جوش آیا یا آتا ہے۔ تو ستیارتھ پرکاش کے اس مضمون پر آتا ہے۔ جہان سوامی دیانند نے گورو نانک کو دمبھی یا مکار لکھا ہے۔ جب تک گورو نانک کے بارے مین یہ الفاظ ستیارتھ پرکاش مین موجود ہین۔ تب تک یہ ناممکن ہے کہ سکھون اور آریون مین صلح صفائی ہو سکے۔ کسی زمانے مین آریہ سماج کی دونون پارٹیون مین یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ ستیارتھ پرکاش مین سے ان الفاظ کو اڑا دیا جاوے لیکن اس بات کی سب سے زیادہ مخالفت ہم عصر ستیہ دھرم پرچارک نے ہی کی تھی۔ ہم عصر موصوف کے مذکورہ بالا لیکھ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اب ایسے شخص کو جو دہرم کے نام پر منشون مین دویش پھیلاتا ہو۔ منش جاتیہ کا شترو خیال کرتے ہین۔ اگر ان کا یہ خیال آریہ سماج سیالکوٹ کے آریون کے متعلق کسی خاص "گروہ" یا "مینو" کے بس مین ہو کر ظاہر نہین کیا گیا۔ تو ہمین امید کرنی چاہیئے کہ وہ اب ستیارتھ پرکاش مین سے گورو نانک کے بارے مین "دمبھی" وغیرہ کے الفاظ کو خارج کروا دینے کے حق مین ہون گے۔ کیون کہ جھگڑے کی بنیاد یہی الفاظ ہین بلکہ ہم تو یہان تک کہین گے۔ کہ ستیارتھ پرکاش مین عیسائیون اور مسلمانون کے بارے مین جو سمولاس ہین وہ بھی ستیارتھ پرکاش مین سے اڑا دینے چاہئین۔ کیون کہ ان کے بقول پرچارک ہم لوگ خواہ مخواہ "منش سماج کے دشمن بننے کا یتن کر رہے ہین" دوسری بات یہ بھی ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے سب سے پہلے اڈیشن مین یہ سمولاس نہین تھے اور موجودہ مروجہ اڈیشن سوامی جی کی مرتیہ کے بعد چھپا ہے ہمعصر پرچارک ستیارتھ پرکاش مین ملاوٹ تسلیم کر چکا ہے اس لئے اگر ان سمولاسن کو ہم ملاوٹ تسلیم کر کے ستیارتھ پرکاش مین سے اڑا دین تو سب جھگڑے دور ہو جاوین۔ کیا پرچارک ہماری بات پر دھیان دے گا؟ (اندر)

میری توبہ

توبہ مرے کردگار توبہ — توبہ ہے ہزار بار توبہ
آیا تیرے در پہ ہو کے نادم — کرتا ہے سیاہ کار توبہ
لرزاں ہو زمین تجھ سے مجرم — ایسا ہوں گناہ گار توبہ
پیمان پہ رہ سکوں نہ قائم — جاتا رہا اعتبار۔ توبہ
دن رات گناہ کر رہا ہوں — اس واسطے بار بار توبہ
احمدؐ کا غلام ہے الٰہی — اعمال سے شرمسار توبہ
ہے مالکِ مُلکِ مغفرت تو — یارب بصد اعتذار توبہ
جو داغ ہین دل پہ وہ مٹادے — کرتا ہوں بہ انکسار توبہ
کنگن جسے ہاتھ کا مین سمجھا — نکلا وہ سیاہ مار توبہ
باز آیا مین الفت بتاں سے — ان سے ہو مرا پیار توبہ
دین کے لئے بیقرار ہونگا — دنیا پہ ہو دل فگار توبہ
اب آگیا ہوش مجھ کو اکمل
اترا ہے مرا خمار توبہ

آشیانۂ کبیر

شہ حسن دام اقبالہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بدر صہ ۱۱ ۸ جون سنہ ۱۹۱۱ء کو چند گھنٹے لکھنؤ مین آشیانۂ کبیر مین پناہ گزین ہونا ضروری ہوا واللہ اس دلچسپ عجیب عبارت کو کمترین پڑھ کر کنج قفس مین پھڑک اٹھا۔ لاکھون دعائین دل سے نکلین۔

لطف فرمایا قدم رنجہ کیا شاد کیا
مہربان آپ کا احسان ہمارے سر پر (کبیر از لکھنؤ)

جنازہ غائب ۔ برادر پیر اکبر علی صاحب رادتیانی کی بیوی اور برادر عبد اللہ صاحب پٹیالہ اور میاں احمد الدین شیخ اور مہ کا پڑھ دیا جاوے۔

رسید زر

۱۲ مئی سنہ ۱۹۱۱ء

میان میران بخش صاحب ۲۲۴۹ عہ	محمد یعقوب صاحب ۲۲۷۰ عہ
جان محمد صاحب ۲۴۵۳ ہے	سردار بیگ صاحب ۲۵۲۳ عہ
عبد الغفور صاحب ۲۶۲۰ للعہ	محمد حسین صاحب ۲۶۷۳ عہ
فرمان علی صاحب ۲۵۹۶ للعہ	محمد زمان صاحب ۲۵۳۰ عار

مُباحثہ مونگھیر

مونگھیر مین ہندی اور بہاری اور پنجابی مولویون کی ایک جماعت جمع ہوئی تھی کہ احمدیون کے ساتھ مباحثہ کیا جائے اور اُس کے مناظر مولوی عبدالوہاب صاحب مقرر ہوئے تھے۔ شرائط مناظرہ بھی طے پاگئی تھیں فریق مخالف نے حضرت مسیح کی وفات کو پہلے سے فرضاً مان لیا تھا اور ہمارا خیال تھا کہ یہ مباحثہ امن کے ساتھ پورا ہوکر نتیجہ خیز ہوگا۔ مگر افسوس ہے کہ نتیجہ وہی نکلا جو ہمیشہ مولوی صاحبان کے ساتھ گفتگو کے وقت نکلا کرتا ہے۔ ہمارے مناظر مولوی غلام رسُول صاحب راجیکی کا ہنوز پہلا ہی پُورا پرچہ نہ پڑھا جا چکا تھا کہ مخالفین گھبرا گئے اور شور مچانا شروع کیا۔ اور اصرار کیا کہ یہ دلائل لوگون کو نہ سمجھاؤ۔ صرف عربی عبارت اپنے پرچہ کی پڑھ جاؤ (جسے کوئی سمجھ نہ سکے) اور ترجمہ کر جاؤ اور وہ بھی ساتھ ساتھ نہ کرو اور مطلب تو بالکل ہی بیان نہ کرو۔ جب ادہر سے دکھایا گیا کہ مطلب اور مفہوم کا سُنایا جانا مطابق شرائط مباحثہ ہے تو بے ہُودہ شور مچانا شروع کیا اور بڑے بڑے مولوی باآن ریش نش میز پر کھڑے ہو کر تالیان بجانے لگے۔ اور اس طرح اپنی شرمندگی کو چُھپا کر اپنے لئے فتح کا نقارہ بجانے لگے۔ سبحان اللہ۔ یہ ہین آجکل کے مولویون کے کرتوت۔ اس پر ثالث نے مناظرہ بند کر دیا۔ پھر بھاگل پور تک مولویون کا تعاقب کیا گیا اور بار بار انہین کہا گیا کہ اگلے شرائط پر تم عمل نہین کر سکے۔ تو نئے شرائط طے کر لو اور سیدھی طرح مباحثہ کر لو۔ مگر من حرامی حجتان ڈھیر۔ جب ان کی نیّت ہی صاف نہ تھی۔ تو ان کا رویہ کیون کر صاف ہوتا۔

ہمارے دوستون کو اس گرمی کے موسم مین بہت دُور جانے کی تکلیف اُٹھانی پڑی۔ مگر اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ ان کا سفر خالی نہین گیا۔ کیون کہ آٹھ کس نوجوان غیر احمدیون سے نکلکر سلسلہ احمدیّہ مین داخل ہوئے اور باوجود مناظرہ پُورا نہ ہونے کے بھی ہماری ہی فتح رہی۔ کیون کہ اس مناظرہ کا نتیجہ تو یہی ہوا۔ کہ احمدیون کی جماعت مین ترقی ہوئی اور غیر احمدیون کی جماعت مین تنزل۔

اب سُنا گیا ہے کہ غیر احمدی مُلّانون نے لوگون کو سکھایا ہے کہ احمدیون کا حقہ پانی بند کر دو بلکہ بازار سے ان کو کوئی سودا سلف نہ دے۔ حُقّہ اور سلف تو بے شک بند ہو جائے ہمین اس کی پرواہ نہین بلکہ خوشی ہے۔ کہ اگر کوئی احمدی اس لغو مین گرفتار ہے تو اوسے بچنے کا موقعہ مل جائے گا۔ باقی رہا پانی اور سودا۔ سو پانی خدا کا ہے اگر غیر احمدی نہ دین گے تو خدا ہمارے لئے آسمان سے نازل کرے گا۔ اور سودا اگر دوکاندار نہ دین گے۔ تو اپنا ہی نقصان کرین گے۔ ہم دو چار روز صبر کے ساتھ گذار لین گے۔

ہمین معلوم ہوا ہے کہ مولانگر مین بھی ایسا ہی ہنگامہ برپا کیا گیا ہے اور ہمارے مکرّم دوست سید شفیع احمد صاحب کو دُکھ دیا جا رہا ہے۔ ہم اپنے مکرّم احباب کو یقین دلاتے ہین کہ ان حق کے دشمنون کی یہ شورش چند روزہ ہے۔ وہ سوڈا واٹر کی جھاگ کی طرح بیٹھ جائین گے ان کی ہرگز پرواہ نہ کرین۔ صبر کے ساتھ اپنے دن گذار لین۔ یہ لوگ کچھ چیز نہین ہان خداوند تعالےٰ آپ لوگون کو ثواب دینا چاہتا ہے صحابہ کی جماعت مین آپ لوگون کو شامل کرنا چاہتا ہے۔ کیا کبھی صحابہؓ نے کفار کے ساتھ ایسی بدسلوکی کی تھی ہرگز نہین بلکہ کفار ہمیشہ اصحاب رسُول کو اس قسم کے دُکھ دے رہے ہین۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس زمانہ مین اصحاب رسول کا مظہر کون ہین اور کفار و مشرکین کا مظہر کون لوگ ہین۔ ضرور تھا کہ تم لوگون کے ساتھ ایسی سختی کی جاتی۔ کیون کہ یہی سنت اللہ ہے خدا تعالےٰ کے تمام پیارے اور اون کے ساتھی اس طرح دُکھ دئیے جاتے ہین تاکہ وہ اپنے رب کے وفادار بندے ثابت ہوجائین۔ اور اس انعام کے مستحق ہو جائین۔ جو ان کے واسطے مُقدّر ہے سو میرے پیارو! گھبراؤ نہین۔ خدا پر بھروسا کرو۔ وہ تمہارے ساتھ ہے پہلے انبیاء کے دوستون نے تو اس راہ مین جانین بھی دیدی تھین۔ یہان تو صرف ظاہری تکالیف ہین اللہ تعالےٰ کے حضور مین دُعا مین مصروف رہو۔ اپنی حالت کو درست کرتے رہو۔ تقوےٰ کو ہاتھ سے نہ دو۔ باوجود ان تکالیف کے تم ان لوگون کے ساتھ نیکی کا سلوک کرو۔

ایک خاص فائدہ جو اس مناظرے سے حاصل ہوا وہ یہ ہے کہ ہمین معلوم ہو گیا ہے کہ ہمارے مخالف بھی اس حد تک پہنچ گئے ہین کہ وفات وحیات مسیح کا مسئلہ کوئی اہم مسئلہ نہین اور سلف صالحین مین سے بھی بعض بزرگ وفات مسیح کے قائل تھے اس حرکت اور ترقی کے واسطے ہم مولوی صاحبان کے مشکور ہین۔ اُمید ہے۔ کہ وہ اس سے آگے ایک قدم اور ترقی کر کے وفات مسیح کے قائل جلد ہو جائین گے کیون کہ وہ دیکھ چکے ہین کہ اس زمانہ مین کم از کم حیات مسیح کا خوفناک عقیدہ اسلام کے حق مین بہت مُضر ثابت ہو رہا ہے۔

لائل پُور کے پاسٹر صاحب

لودیانہ کے یسوعی اخبار نُور افشان مین گرتے ہوئے فرماتے ہین۔ کہ محمد صاحبؐ نے دن کے وقت کہین انجیل کو سُنا کہ خدا کا بیٹا یسوع خدا کی صورت ہے۔ اُسی سے ساری چیزین پیدا ہوئین اور وہ سب سے آگے ہے تو اس انجیل کے فقرے کے سننے کے سبب محمد صاحبؐ کو رات خواب آگئی۔ کہ لولاک لما خلقت الافلاک

شن کے ٹکڑے کھانے کی لالچ (Loaves and fishes) کا جو حق لائلپوری پاسٹر صاحب نے ادا کیا ہے اس کے لئے وہ داد کے لائق ہین۔ کیون کہ اسلام کے برخلاف جعلی باتین بنانے مین بہت مشاق ہونے کے باوجود کسی یورپین پادری کو بھی یہ نکتہ نہ سُوجھا تھا جو اس مثلث ایماندار کے ذہن رسا مین آیا ہے اس بحث کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس معنون مین لولاک کے مصداق ہین ہم کسی دوسرے وقت کیواسطے محفوظ رکھتے ہین۔ البتہ اس وقت اتنا کہنا ضروری جانتے ہین کہ لولاک کی شان آنحضرت صلعم مین ایسی جلوہ گر ہے کہ اگر وہ مُقدّس وجود دنیا مین نہ آتا تو یسوع کی نبوت کیا شائد انسانیّت بھی آج دنیا مین کوئی ثابت نہ کر سکتا کیا ولائتی اور کیا نیٹو پادریون کو آجا کر اسی بات پر سہارا لینا پڑتا ہے کہ قرآن مجید مین لفظ مصدقاً آگیا ہے ورنہ یورپ کے محققون نے ضخیم کتابین لکھ کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ یسوع درا صل دنیا مین کوئی انسان نہ تھا اس زمانہ مین یہودیون کو ایسے ناول لکھنے کا شوق تھا کہ ان کے واسطے ایک بادشاہ پیدا ہوگا اس زمانہ مین اس قسم کے بیسیون ناول لکھے گئے تھے۔ جنہین سے چند ایک بعض لوگون نے جمع کر کے ایک کتاب کی صورت مین جلد کر دئے۔ اور ان کا نام نیا عہد نامہ رکھ دیا۔ پھر ان مین سے بھی یسوع کے کسی اپنے قول سے ثابت نہین ہوتا کہ وہ خدا تھا بلکہ وہ تو بیچارا ساری عمر اپنے آپ کو ابن آدم ابن آدم کہتا مر گیا۔ ہان یہ ممکن ہے کہ یہودیون کی کتاب مین یہ پڑھ کر ان کے لئے ایک بادشاہ پیدا ہوگا۔ یسوع کو خواب آگیا ہو۔ کہ مین ہی بادشاہ ہون اور یہود کا نجات دہندہ ہون۔ چنانچہ اسی خیال باطل مین تلوارین بھی خرید کر لین اور اپنے حواریون کو بھی تاکید کی کہ کپڑے بیچ کر بھی تلوارین خرید کرو۔ مگر آخر نامرادی پر نامرادی کے مُونھ دیکھنے کے بعد گھبرا گئے اور سمجھے۔ کہ یہ سب شیطانی تانا بانا ہے اور خدا نے بھی مجھے چھوڑ دیا ہے تب آپ چلّائے کہ اے خدا۔ اے خدا تونے مجھے کیون چھوڑ دیا۔ ظاہر ہے کہ خدا سے نااُمید ہونا شیطان کا کام ہے یہ نیا عہد نامہ تو یسوع کی لائف کو ایسا بھونڈا دکھاتا ہے۔ کہ اگر اسی پر اعتبار کیا جاوے تو جو کچھ یہودی لوگ حضرت عیسیٰ کے متعلق کہتے ہین وہ سب سچ دکھائی دیتا ہے۔ پر قربان جاؤن اس نجات دہندۂ عالم پر جس نے حضرت عیسیٰ کو تمام بد الزامون سے جو یہود اور نصاریٰ نے اس پر لگائے نجات دی اور کیا اب بھی پاسٹر صاحب کو لولاک کے معنے سمجھ مین نہ آجائین گے۔ لولاک

مولوی ثناء اللہ صاحب نے جواب نہیں دیا

ذیل کا خط ایک خریدار اہل حدیث نے مولوی ثناء اللہ کو بھیجا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہل حدیث دام عنایتکم ۔ السلام علیکم ۔ سوالات مندرجہ ذیل کے جواب اگر آپ مرحمت فرمائیں گے ۔ تو بعید از عنایت نہ ہو گا ۔ اور بندہ نہایت شکر گذار ہو گا ۔ جواب کے لئے ٹکٹ بھی ملفوف عریضہ ہذا ہیں ۔

(۱) اہل حدیث مورخہ ۱۹ ارحال صفحہ ۱۳ پر "قادیانی موت" کی سرخی سے جو مضمون شائع ہے اس کی نسبت آپ یہ بتا سکتے ہیں حضرت اقدس یعنے جناب مرزا صاحب نے کون سی کتاب میں ایسا تحریر فرمایا ہے ۔ ہمارا کوئی مرید طاعون سے نہیں مرے گا جیسا کہ آپ ہمیشہ شائع فرماتے رہتے ہیں ۔ اور پرچہ حال میں بھی یہی فقرے درج ہیں ۔

(۲) جناب مرزا صاحب کی دعا جو آپ کے متعلق تھی وہ کس طرح آپ کے حق میں مفید ہے ۔ جب کہ آپ نے آج تک آیۃ صداقت صادقوں کی روشنی ۔ ثنائی مکر اور دیگر اخبارات بدر وغیرہ کی معقول پیرایہ میں تردید نہیں کی ۔ میرے خیال میں آپ کو کوئی حق نہیں ہے ۔ کہ بار بار محض دفع الوقتی کرنے کی غرض سے یا عوام کو مغالطہ میں ڈالنے کی وجہ سے آپ ہمیشہ اس دعا کا ذکر کریں ۔ جب کہ پبلک پر اصل معاملہ روز روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے ۔ امید ہے کہ آیندہ خیال رکھیں گے ۔

(۳) ایسا ہی آتھم والی پیشین گوئی سے کوئی ہفتہ شاذ ہی خالی جاتا ہو ۔ جو آپ سکوت کرتے ہوں ۔ بندہ سولہ برس سے برابر یہ ہی شور اور واویلا مچا رہے ہیں کہ آتھم پندرہ ماہ میں نہیں مرا ۔ کیوں جناب آپ اصل پیشگوئی سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ واقعی آتھم پندرہ ماہ تک مرجاوے گا ۔ اگر آپ فرما دیں ۔ کہ جناب مرزا صاحب نے ایسا ہی فرمایا بھی ہو ۔ تو اس کا یہ جواب ہے کہ مرزا صاحب نے قبل از وقت جو کچھ فرمایا تھا ۔ وہ ایک اجتہادی غلطی تھی ۔ کیا انبیاء سے ایسی غلطیاں نہیں ہوئیں اور اجتہادی غلطیوں میں خدا تعالےٰ کا کوئی راز مخفی ہوتا ہے ۔ ورنہ کبھی غلطی نہ ہو ۔

(۴) احمدی رسالہ میں جو آپ صاحبان کا کچا چٹھا درج ہے کیا وہ صحیح ہے ۔ بخدا ہمیں تو ان رسالوں کو پڑھ کر سخت افسوس اور رنج ہوتا ہے ۔ ہم کبھی آپ کی شان میں ایسے لفظ دیکھنے پسند نہ کرتے ۔ اگر جناب کی سابقہ تحریر مرقع قادیانی وغیرہ نظر سے نہ گذری ہوں ۔ خیر کردنی خویش آمدنی پیش ۔ اب بجز صبر اور کچھ نہیں ہو سکتا ۔ آپ کا خیر اندیش خریدار اہل حدیث نمبر ۲۲۳۵
کوہ منصوری

رہی نگفتہ زمانہ میں داستاں میری
نہ اس دیار میں سمجھا کوئی زباں میری

کئی دن سے قلب پر قبض کی حالت تھی ۔ بسط کے لئے میں کسی تازہ چوٹ کا امیدوار تھا ۔ آخر ۱۶ ار جون جمعہ کے دن بعض واقعات کا تسلسل مجھے ایک گاؤں کاہلواں میں لے گیا ۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ یہ مقام یسوع کے لیلوں کی مساعی کا مرکز قرار پا چکا ہے ۔ افسوس ! پادری صاحب کی ملاقات نہ ہوئی اور نہ کچھ بات چیت ہوئی ۔ فطرتاً اس بات کا استفسار ضروری تھا ۔ کہ یہاں کوئی مسلمان بھی ہے ۔ معلوم ہوا ۔ کہ تیس چالیس کے قریب ہیں ۔ مگر مسجد کوئی نہیں یہ سنتے ہی دل پر چوٹ لگی ۔ ؂

مارا بس است سلسلہ جنباں اشارۂ
کافی است بزم سوختگاں را شرارۂ

ایک دو بھائیوں سے ملاقات کی ۔ ہمیں مسجد نہ ہونے کا افسوس تھا ۔ ان کی باتوں سے مترشح ہوا کہ یہاں نماز ہی کوئی نہیں ۔ وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگے ۔ سکھوں کا زور ہے اور ہم کمین لوگ ۔ مقدور بھر سمجھایا کہ راج سکھوں کا نہیں ۔ گورنمنٹ برطانیہ کی حکومت ہے ۔ جس میں مذہبی فرائض کے ادا کرنے کے لئے ہر ایک مجاز ہے ۔ پھر سکھ تو ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی ہیں ان کے سردار باوا نانک علیہ الرحمۃ خدا کے ولی اور اسلام کے بڑے مبلغ تھے ۔ مرور زمانہ سے ان مسلمانوں کی غیرت کچھ ایسی مرچکی تھی کہ ایک معمولی تحریک ان کے لئے کافی نہیں تھی ۔ واپسی پر ہر چند کہ بے تکلف احباب کی ہمراہی تھی ۔ مگر ؂

نے تواں غم دل را بخندہ بیروں برد
زخندۂ روئی گل نمی از گلاب نہ رفت

خیالات کے تسلسل میں کہ اسلام کی حالت کیسی ضعیف ہے اور اس عہد معدلت مہد میں بھی مسلمان اذان تک نہیں دے سکتے ۔ مسجد بنانے سے ڈرتے ہیں ۔ پھر یسوع کے مرید جوش تبلیغ میں کیا کچھ کر گذرتے ہیں اور ہم مسیح کے پیرو محمدؐ کا کلمہ پڑھنے والے کیا کرتے ہیں ۔ آخر اپنے نفس کا محاسبہ شروع ہوا اور یہ شعر حسب حال پڑھا ۔ ؂

میرے بت خانۂ دل میں ہیں ہزاروں ٹھاکر
کوئی محمود کو غزنی سے بلائے جا کر ۔ راکل

دفتر اخبار بدر سے طلب کرو

- مجموعہ درثمین اردو فارسی مجلد ۔ ۴ر
- سنت احمدیہ ۔ ۴ر
- عقائد احمدیہ ۔ ۲ر
- معیار الصادقین ۔ ۳ر
- شہادت القرآن ۔ ۲ر
- تفسیری نوٹ ۳ ۲ پارے ۔ ۵ر
- چولہ گورو نانک صاحب ۔ ۸ر
- ظہور المسیح ۔ ۶ر
- سات پارے شیخ یعقوب علی صاحب والے بجائے ۱۲ر ۔ ۶ر
- صحیفہ آصفیہ ۔ ۲ر
- البرہان الصریح ۔ ۱ر
- شری ہنہ کلنک درشن ۔ ۸ر
- فتح الدین ۔ ۳ر
- کتاب الصیام ۔ ۱ر
- فرزند علی بجواب ابراہیم ۔ ۳ر
- قرآن شریف مجلد بہ جلد چرمی ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب ۔ ۱۲ر
- الاستخلاف ۔ ۳ر
- مجموعہ فتاوی احمدیہ ۔ ۱۰ر
- ضرورت زمانہ ۔ ۸ر
- کشف الاسرار ۔ ۲ر
- ثنائی چکر ۔ ۱ر
- مباحثہ رام پوری ۔ ۲ر
- شرائط بیعت ۱۲۵ ۔ ۱۰ر
- ۵۰ ۔ ۸ر
- حضرت اقدس کی پرانی تحریریں ۔ ۱ر
- مکتوبات احمدیہ بجائے ۸ر ۔ ۴ر
- رویائے صالحہ ۔ ۴ر
- مبادی الصرف ۔ ۲ر
- کرامات المہدی ۔ حضرت مسیح موعود کی ۱۲۳ کرامتیں ۔ ۱ر

احسن القصص ۔ سورہ یوسف کا ترجمہ و تفسیر جسے پڑھ کر حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا ۔ سورہ یوسف میں چند مقامات ہیں ان کو آپ نے خوب حل کر دیا ہے ۔ جزاکم اللہ ۔ مجھے بہت پسند ہے قیمت ۲ر

بہارستان اودھ ۔ صوبہ اودہ کے نامور فرمانرواؤ حیرت انگیز واقعات نواب واجد علی شاہ والی لکھنؤ کی مفصل سوانح عمری لکھنؤ کے نامی شعراء تذکرہ ۔ قیمت ایک روپیہ

تاریخ الحکماء باتصویر ۔ عرب اور یونان ہند فارس اور عربستان کے نامور حکماء کے تعجب خیز حالات نیز اور نصائح اون کی تمام عمر کے تجربے ۔ قیمت ۸ر

تاریخ ہندوستان ۔ تمام ہندوستان کے حالات ۔ قیمت بارہ آنہ

ایس ۔ آر دین احمد اینڈ کمپنی دہلی ۔ گلی قاسم جان سے طلب کریں

کاش کہ اس زمانہ کے مسلمان یہودیوں کے حال سے عبرت پکڑیں ۔ جنھوں نے مسیح ناصری کو نہ مانا ان کا کیا حال ہوا ۔ بعینہٖ وہی حال اس قوم کا ہونے والا ہے ۔ جس نے مسیح قادیانی کا انکار کیا ہے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ مسلمانوں میں سے جو مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جاویگا ۔

حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن مجید کے نوٹ

پارہ چھبیسواں ۲۶ حٰمٓ

رکوع نمبر ۱۳

سُورۃ الحجرات رکوع ۱

مورخہ ۱۵۔ مئی سنہ ۱۹۱۱ء

خدا تعالےٰ اس سورۃ میں رسُول سے فیض لینے کے جو آداب ہیں وہ بیان فرماتا ہے

لاتقدموا بین یدی۔ (ا) باتیں بڑھ بڑھ کے نہ کرو (ب) نہ اللہ و رسُول کے احکام پر اپنی دلی خواہشوں اور آرزؤں کو ترجیح دو۔

واتقوا۔ رسُول نہ تو عذاب دینے والا ہے نہ دل کی نیّت سے واقف پس اللہ سے ڈرو

ولاتجھروا۔ غصّہ میں انسان کچھ کا کچھ کہہ جاتا ہے۔ اس لئے غصّہ کی ابتدائی صورت سے ہی منع فرمایا۔ یہ صحابہ ہی کی قوم تھی۔ کہ کسی اختلاف کو اسی ایک امر میں محدود رکھتے تھے۔ جس کے متعلق گفتگو ہوتی اور باقی میں اس کا اثر ہرگز نہ پڑتا۔

ولوانّھم صبروا۔ صبر کرتے تو ظاہر ہوجاتا اور عملی رنگ میں شہادت مل جاتی کہ رسُول کی عظمت اون کے دلوں میں ہے۔ اور یہ اس کے لئے اپنا وقت۔ اپنا کام چھوڑ سکتے ہیں۔

ان جاءکم۔ دو امر تھے۔ صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے مظہر اتم ہیں اور اس مظہر بننے اور فیض رسالت جذب کرنے کے لئے آداب سکھائے۔ دوسرا اشدّاء علی الکفّار رحماء بینھم۔ ان کی صفت تھی۔ اس کے متعلق اسباب بتاتا ہے۔ تاکہ باہمی تعلّقات درست رہ سکیں۔ تعلّقات اسی طرح بگڑتے ہیں۔ کسی نے بات سنائی انہوں نے یقین کرلیا اور باہمی کینہ بیٹھ گیا۔ ایسی غلط فہمیوں سے بچنے کے لئے بہت عمدہ راہ بتائی خبر لانے والا بعض اوقات نیک آدمی بھی ہوتا ہے۔ مگر دو دوستوں میں بگاڑ پیدا کرنے والا فاسق ہے۔

لعنتّم۔ البتہ تم دُکھ میں پڑ جاؤ۔

وان طائفتن۔ پہلے وہ اُمور بتائے۔ جن سے بگاڑ پیدا ہو سکتی ہے اب اگر بگاڑ پیدا ہوگئی۔ تو اس کا علاج بتاتا ہے۔ جو شخص غیظ و غضب سے بھر جاتا ہے۔ وہ اپنے نفع و نقصان کو نہیں سوچ سکتا۔ اس لئے دوسرے مومنوں کو فرمایا کہ وہ اصلاح کریں۔ جیسا کہ کسی معتوہ۔

مجنون۔ دیچّے کے اُمور کا سرانجام متبرین کے سپرد ہے۔

المقسطین۔ قسط کہتے ہیں ظلم کو۔ اقساط کے معنے قسط کا دُور کرنا۔ پس معنے ہوئے ظلم کے دور کرنے والے یعنے منصف۔

مورخہ ۱۶۔ مئی سنہ ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۶ رکوع ۱۴)

(سُورۃ الحجرات رکوع ۲)

بعض فیوض جماعت سے مختص ہوتے ہیں۔ اور جماعت پیدا ہوتی ہے۔ اتحاد سے۔ اس اتحاد کے پیدا کرنے کے لئے چند طریقے بتاتا ہے۔

لا یسخر۔ تمسخر کا انجام اچھا نہیں ہوتا بلکہ اکثر اوقات لڑائی ہو جاتی ہے۔

ان یکونوا۔ اس وقت بہتر یا آئندہ کسی وقت میں ہو جاوے۔

ایک حدیث کا یہ مضمون ہے۔ کہ جو کسی کی تحقیر کرتا ہے یا عیب لگاتا ہے۔ وہ نہیں مرتا۔ جب تک اسی عیب میں مبتلا نہ ہولے۔

ولانساء۔ مردوں کو عورتوں سے جُدا کرکے پھر بیان کیا۔ یہ اس لئے کہ عورتوں میں یہ بیماری کثرت سے ہے۔ ورنہ عام طرز قرآنی یہی ہے۔ کہ مرد کو خطاب ہوتا ہے۔ اور عورتیں تبعاً اس میں آجاتی ہیں۔

تلمزوا۔ لمز کہتے ہیں۔ چٹکی لینے کو۔ نکتہ چینی سے بھی دوسرے دل پر ایسی ہی گرفت ہوتی ہے۔ جو کسی کی نکتہ چینی کرتا ہے۔ پھر اس کی بھی نکتہ چینی کی جاتی ہے۔ تو گویا اس نے اپنی نکتہ چینی کی

(ب) انفسکم سے مراد بھائی بند۔ نکتہ چینی اکثر انہی کی ہوتی ہے۔ جن کے ساتھ تعلّقات ہوں۔

تنابزوا۔ نبز۔ پھینکنا۔ اصل نام کو چھوڑ کر کسی اور نام کے ساتھ یاد کریں گے۔

بئس الاسم الفسوق۔ تم اگر کسی کا نام بگاڑو گے۔ تو پھر تم بھی بجائے مومن کے فاسق گنے جاؤ گے (خدا کے دفتر میں)

ان بعض الظن اثم۔ بدظنی بہت بڑا باعث ہے تفرقہ کی اس لئے اس سے منع فرمایا۔ چونکہ بعض ظن اثم ہیں اور اس کا علم نہیں اس لئے ہر ظن سے بچنا چاہیئے۔

لا یغتب۔ کسی کی ایسی بات دوسرے کے آگے کرنی جو وہ شخص ظاہر کرنی نہیں چاہتا یا اگر اس کے سامنے کی جائے تو اسے رنج پہونچے۔ اگر جھوٹی بات کی جائے تو وہ بہتان ہے کوئی اس مُہ کہ یہ نہ رہے کہ سچ بات جائز ہے۔

توّاب۔ رجوع برحمت کرنے والا۔ التوب۔ الرجوع۔ شعوباً۔ شاخیں کنبے۔ ایک دوسرے کی تحقیر (جس کی بنا پر تمسخر ہوتا ہے) سے منع فرمایا۔ کہ ذاتوں پر تکبّر ناجائز ہے

ان اللہ علیم خبیر۔ اور اس اتقار کا علم اللہ کو خوب ہے۔

۱۷۔ مئی سنہ ۱۹۱۱ء (البقیہ رکوع)

ایمان جو اعتقادی اُمور کے متعلق ہے وہ تو نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔ مگر دوسرا جو عقائد حقہ اور

اعمال صالحہ، اخلاق فاضلہ، ملکات حسنہ کے متعلق ہے وہ بڑھتا گھٹتا ہے۔ تیسرا نور ایمان جسے سکینہ بھی کہتے ہیں وہ بھی بڑھتا گھٹتا ہے۔ لم تؤمنوا۔ میں وہ ایمان مراد ہے جسمیں تسلیم کے ساتھ یقین بھی شامل ہے اور وہ تیسرا درجہ ہے۔ اسلمنا۔ ظاہری فرمان برداری کرکے اپنے تئیں اس سے بچالیا کہ ان سے کفار جیسا سلوک کیا جاوے۔ لا یلتکم۔ کم نہ کریگا۔ غفور رحیم۔ پہلے قصوروں کے بد نتائج اور آئندہ قصوروں کے صدور سے بچانیوالا اور نیک اعمال کی نیک جزا دینے والا۔ لم یرتابوا۔ کسی طرح کا قولی و فعلی اضطراب نہیں ہوتا۔ جاھدوا۔ یہ اس ایمان کے ثمرات ہیں۔ ھم الصّادقون۔ دوسرے مقام پر صدیقون فرمایا۔ سمجھایا کہ اپنی اعمال کو بڑھ بڑھ کر کرے۔ تو صادق سے صدیق بن جائیگا۔

سورۂ الحجرات کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورۂ قٓ رکوع ۱

(پارہ ۲۶ رکوع ۱۵)

(مورخہ ۱۸۔ مئی سنہ ۱۹۱۱ء)

قٓ۔ قادر قدیر خدا کی طرف سے یہ کتاب نازل کی گئی ہے۔

والقرآن المجید۔ اس مجد و بزرگی والے قرآن کی قسم۔ یعنے یہ گواہ ہے کہ خدا تعالےٰ قادر ہے۔ کیونکہ ہر شخص کے کلام ہی سے اس کی طاقت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

بل عجبوا۔ یہود خدا کے قادر ہونے کے قائل پھر بھی بنی اسمٰعیل سے نبوت کو عجیب سمجھیں۔

پھر مشرکین وغیرہم جی اٹھنے کو ناممکن سمجھتے ہیں اور خدا کو قادر بھی مانتے ہیں۔

ما تنقص الارض۔ اس میں یہ بات سمجھائی۔ کہ جو حصہ کم ہوتا ہے (بدن) وہ ہم خوب جانتے ہیں۔ مگر باقی رہنے والی چیز تو اور ہے اس کا نام رُوح ہے۔ ساتھ ہی یہ سمجھایا کہ زمین جو کچھ گھٹاتی ہے اسے بھی ہم جانتے ہیں اس کے ذرات ہمارے علم میں محفوظ ہیں اور وہ ہمارے فرمان پر اکٹھے ہوں گے۔ افلم ینظروا۔ اپنی طاقت کا ثبوت پیش فرماتا ہے تا اس سے رسالت اور دوبارہ زندگی کا مسئلہ حل ہو۔ بھیج۔ چمکتی ہوئی چیز۔ پُر رونق۔ نظام جہان دیکھنے سے دونو مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ تبصرۃً۔ بصیرت پیدا کرنے کا ذریعہ۔ ذکریٰ۔ جس کے دیکھنے سے دوسری چیز یاد آئے۔ پس اس جہان کو محض جسمانی فائدے کے لئے نہیں بلکہ روحانی فوائد بھی ہیں۔ منیب۔ جو خدا کیطرف جھکنے کا وصف رکھتا ہو۔ وہی ان نتائج تک پہونچ سکتا ہے من السماء۔ بلندی سے۔ مبارکًا۔ جس چیز سے بہت حاصل ہو وہ برکت ہے۔ احیینا یہ امکانی دلیل ہے قیامت کی۔ جیسے پانی برسنے سے قسم قسم کی روئیدگی نکل آتی ہے اور مُردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح قیامت قائم ہوگی۔ محقّ وعید۔ مکذبان رُسل (رسول قائلین قیامت ہوتے ہیں) ہلاک ہوئے اس سے بھی ثابت ہوا کہ قیامت حق ہے۔

افعیینا۔ یہ اور دلیل دی ہے۔

۲۶ پارہ رکوع ۱۶۔ سورۂ قٓ رکوع ۲

توسوس بہ نفسہ۔ وسوسہ کسی چیز کا دل میں کھٹکنا۔ حبل الورید۔ دل کی رگ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم سے کوئی چیز غائب نہیں۔ ہم جانتے ہیں اور دل کی رگ سے بھی ہم قریب ہیں۔ اذ یتلقی المتلقین۔ کسی سے کوئی چیز لینی یا مان لینی۔ اور اصل میں ملاقاۃ سے ہے۔ اس کے یہ معنے بھی ہیں کہ جب لینے والے اسکو لیتے ہیں یعنے ان کے پاس دونوں کی بدیان اور نیکیان لینے والے بیٹھے ہیں وہ ان سے لیتے ہیں یا دونوں ملاقات کرنے والے ملاقات کرتے ہیں۔ عتید۔ تیار۔ تحید۔ ادہر ادہر پھرنا۔ پہلوتہی کرنا۔ نفخ فی الصّور۔ صور پھونکا جائیگا۔ ان کی صورتوں میں رُوح پھونکی جائیگی۔ سائق۔ جانور کو جب چلاتے ہیں جو آگے سے چلانے والا ہوتا ہے اسکو قائد کہتے ہیں اور جو پیچھے ہوتا ہے اسکو سائق۔ کفّار۔ منکر۔ ناشکرا۔ اللہ تعالےٰ کے بڑے بڑے انعامون میں سے اللہ کی کتاب ہے۔ پھر اس کا رسُول۔ جو ان کو نہیں مانتا وہ بڑا ہی ناشکرا اور پکا کافر ہے۔ عنید۔ حق کا دشمن۔ بالوعید۔ لاملئن جھنّم من الجنّۃ والناس اجمعین (۲) فمن تبعک منھم فان جھنّم جزاؤکم۔ جزاءً موفورًا۔

۲۱۔ مئی سنہ ۱۹۱۱ء پارہ ۲۶ رکوع ۱۷ سورہ قٓ رکوع ۳

حفیظ۔ اپنے اعمال کو۔ اپنے مال کو خدا کی نافرمانی کی راہ سے بچائے۔ ولدینا مزید۔ صوفیاء کرام نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار مراد ہے۔ قرن۔ زمانہ کے ایک حصہ کو کہتے ہیں زمانے کے لوگوں کو بھی قرن کہتے ہیں اور صدی کو بھی کہتے ہیں۔ نقّبوا۔ نقب سُوراخ کو کہتے ہیں اتنے بڑے زبردست تھے۔ کہ پہاڑوں کو کھود کھود کر گھر بناتے۔ فی ستّۃ ایام۔ چھ وقتوں میں۔ رات اور دن کے مجموعہ کو بھی یوم کہتے ہیں۔ زمانہ کے ایک حصہ کو بھی یوم بولتے ہیں اور دن کے حصے پر بھی اس کا اطلاق ہے۔ سبّح بحمد ربّک۔ تسبیح خدا کو نقصوں سے پاک ماننا۔ حمد اللہ کو پاک صفات سے متصف جاننا۔ جو اللہ کو پاک جانتا ہے اسے بھی اللہ تعالیٰ پاک کرتا ہے۔

سورہ قٓ کے نوٹ ختم ہوئے۔

۲۲۔ مئی سنہ ۱۹۱۱ء۔ پارہ ۲۶ رکوع ۱۸۔ سورۃ الذاریٰت رکوع ۱

الذاریٰت۔ بکھیرنے والی۔ الحملٰت۔ اٹھانے والی۔ الجاریٰت۔ چلانیوالی۔ المقسّمٰت بانٹنے والی۔ یہ صفتیں ہواؤں کی ہیں۔ در اصل فرشتوں کی صفتیں ہیں یہ ہوائیں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے حکم کے نیچے رکھی ہیں۔ یہ قسمیں دعوے کے ثبوت میں بطور دلیل کے ہیں۔ دعویٰ یہ ہے کہ جزا و سزا کا مسئلہ برحق ہے ثبوت یہ دیا ہے کہ جیسے دنیا کے کام ظاہری ایک سلسلۂ اسباب کی ماتحت ہیں اور ان پر نتائج مرتب ہوتے ہیں ایسے ہی روحانی عالم میں ان اعمال کا ایک نتیجہ ضروری ہوگا۔ اور اس میں تخلف نہیں اور قیامت کے قیام کے لئے اسباب جمع ہو رہے ہیں۔ ذات الحبک۔ (۱) جالی دار۔ حبک ریت میں جو رستے ہوتے ہیں انکو بھی کہتے ہیں (۲) ٹیلے۔ یؤفک۔ پھیرے جاتے ہیں۔ اللہ کے سوا آسمان کی باتیں اور کسی کو معلوم نہیں ہوتیں۔ علی النار یفتنون۔ جسمیں سونے چاندی کو ڈھلواتے ہیں اُسے فتنہ کہتے ہیں۔ آگ میں اسلیے ان کو ڈالا جاویگا کہ وہ کھوٹے جائیں۔ المحروم۔ جو لوگ باوجود احتیاج کسی سے کچھ نہیں مانگتے خواہ کتنا ہی فاقہ آجاوے۔ انہ الحق۔ یعنی انّما توعدون لصادق ان الدّین لواقع۔

مورخہ ۲۳۔ مئی سنہ ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۶ رکوع ۱۹۔ سورہ الذاریٰت رکوع ۲

راغ۔ چلا۔ سمین۔ موٹا تازہ۔ دوسری جگہ حنید آیا ہے۔ جس کے معنے ہیں بھونا ہوا اوجس۔ ایجاس۔ کوئی خوف دل میں آجاوے اور اُسے ظاہر نہ کر سکے۔ صرّۃ۔ حیرانی میں۔

یہان پارہ چھبیسوان کے نوٹ ختم ہوئے۔